الحمد لله علی احسانه والصلوة علی محمد وآله واصحابه

که در زمان مسعود به بلده اورنگ آباد خجسته بنیاد صانها الله عن الشر والفساد
بمحمد وآله الامجاد واصحابه الکرام

تحفة الاحناف فی فضل الاصحاب

هیچمدان دریوزه ارباب علم وکمال سید باقر حسن ناظم عدالت دیوانی ضلع اورنگ آباد
تصنیف وتالیف نمود
سنه ۱۳۰۴ھ

در مطبع مفید دکن واقع حیدرآباد دکن طبع گردید

الحمد لله علی احسانه والصلوٰة علی محمد وآله واصحابه

که در زمان مسعود به بلدهٔ اورنگ آباد خجسته بنیاد صانه الله عن الشر والفساد
بمحمد وآله الامجاد واصحابه الکرام

تحفة الاحباب فی قصص الاصحاب

بیچمدان دریوزه‌گر ارباب علم و کمال سید باقر حسن ناظم عدالت دیوانی ضلع اورنگ آباد
تصنیف و تالیف نمود

سنه ۱۳۰۴

در مطبع مفید دکن واقع حیدرآباد دکن طبع گردید

فہرست

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق الانسان وعلمه البيان وانطق له اللسان وقواه
في الجنان بعد هدايته بالايمان والصلوة على اكرم الاولين والا
خرين واشرف النبيين والمرسلين سيدنا محمد واله الميامين الطاهرين
واصحابه المقربين السابقين المهاجرين والانصار الذين نصروه والتابعين
وعلى من تبعهم اجمعين ۝

اما بعد چونکه نهال قامت انسان بآبیاری مرحمت خالق انس و جان از تخم وجود
کثیرالجود حضرت ابو البشر کشیده و طینت او از طینت آنحضرت ماخوذ شده
و جدا گشته است و باری سبحانه جسم صافی آنحضرت را بانواع و الوان

خاکی از نرم و درشت و سخت و سست بنا بر مصالحیکه در آن بود آفریده
و آنرا سبب اختلاف اوصاف حمیده و غیر حمیده نموده همان صفات مختلفه و متضاده
در نهاد تمامی افراد بنی آدم سرایت کرده و حضرت احدیت کافهٔ ناس را بهمان
صفات مکلف فرموده و مدار تکلیف را بر امر و نهی و صفات جمیله و رذیله
نهاده و ثواب و عقاب را بر آن مترتب ساخته تا سائر الناس باخذ اوامر
و ترک مناهی مثاب و ماجور و بر ترک اوامر و اخذ مناهی معذب و مقهور شوند
و چونکه کما هو حقه شان تکلیف را تمسک بعروة الوثقی این امر عظیم بدون
تعلیم و تلقین و تفهیم متصور نبود لهذا حق سبحانه تعالی انبیا را به تعلیم آن
و بعضی را صحف آسمانی مبعوث فرموده تا سائر خلق بفرموده ایشان تن
در داده در همه احوال پیروی و تقلید شان نمایند و طریقهٔ مستقیم ایشانرا
بقدم متابعت بپیمایند بنا بر علیه او جل شانه و تعالی محمد مصطفی صلی الله
علیه و سلم خاتم المرسلین را مبعوث فرموده قرآن مجید که لاریب کلام
حمید است بر او نازل ساخت تا کافهٔ انام و تابعین اسلام را هادی الی الاوامر
و مانع عن المناهی باشد مخفی نماند که حق سبحانه تعالی قصص بعض اصحاب
سابقه که اکثر آنها از قبیل آیات الهی تعجب خیز و حیرت انگیز هستند هم

در قرآن شریف تمثیلاً ذکر فرموده بعلم حبیب خود در آورده تا سائر الناس امت از تلاوت انها بنفس احوال انان بے پرده قدرت عظیمه وشان جلیل حق سبحانه تعالی را یاد گیرند و بدانند که آن اصحاب بزمانه خودها چه کردند قصه آنها بچه طریق واقع گشت وبچه طور مغضب یا مثاب گشتند بنا بران جمیع اهل الاسلام را لازم است که دراد امر و نواهی از قصص صحیحه نسبت بنفوس خود هاپند گرفته خائف از غضب جبار و راجی برحمت غفار باشند وبوحدانیت او یگانه بتقلید واتباع شریف محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم متمسک ومستقل باشند سروش غیبی بخاطر فاتر بنده بخطا آگنده المستغرق فی البحر المعاصی سید باقر حسین ابن میر محمد الحسینی من ابنا والرضوی من احفاد عبد السلام خان مشهدی المخاطب به نواب اسلام خان وزیر اعظم شاه جهان بادشاه هندوستان تجاوز الله عن سیئاتهم والحسن اخراهم عن اولهم انداخت که جمله قصص آن اصحاب را که در قرآن شریف بلفظ اصحاب مجملاً وبمقامات مختلفه مذکور هستند از تفاسیر مبسوط ومستنده مثل تفسیر حسینی وزاد المسیر وتفسیر منیر وتفسیر کبیر ومعالم التنزیل ومدارک التنزیل وغیره ترجمه کرده بمعرض تفصیل وتالیف آورده جهت علم

وآگاهی برادران مومنین پیش کش نماید چون که این بندهٔ نمک خوار
سرکار نظام الملک آصفجاه شاه دکن خلد الله ملکه و سلطنته بوده
بعهدهٔ صدر منصفی عدالت دیوانی بمقام خجسته بنیاد اورنگ آباد منصوب
و ماموراست و درهمین ایام ملازمت این کتاب را صورت بینائی رسید
لهذا مناسب و زیبا بلکه لازم می نماید که این کتاب بنام نامی شاه دکن معنون
کرده آید چونکه این کتاب هادی الی الصواب و حادی قصص اصحاب است لهذا
به **تحفة الجناب فی قصص الاصحاب** موسوم گشت پس رجا
از حضرت کبریا جل جلاله و عم نواله آنکه اجر و ثواب قاری و سامع
این بزرگوار فرخنده آثار جهان مطاع خدا مطیع شمس الملة والدین معین الاسلام
والمسلمین رافع اعلام عدل و داد دافع آلام ظلم و فساد مشید اساس شرع
متین ممهد ارکان دین مبین قریب تاج و باج مصدوقهٔ یرفع درجات
من یشاء و یختص برحمته من یشاء سلیمان اقتدار آصفجاه نظام الملک
نظام الدوله یار وفادار فتح جنگ سپه سالار جناب نواب مستطاب نواب
میر محبوب علیخان محبوب الدوله بهادر خسرو دکن صانه الله عن الشرور
والفتن عاید و راجع فرماید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قصہ پہلا اصحاب سبت کے احوال میں

حق سبحانہ تعالیٰ نے سورۂ النساء (۱) میں فرمایا ہے اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّا اَصْحَابَ السَّبْتِ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا پھر سورۃ الاعراف (۲) میں فرمایا ہے وَاسْئَلْهُمْ اور سوال کر اے محمد اون سے یعنی یہود سے عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ یعنی اوس قریہ کا اور واقعہ سے اوس قریہ کی کہ وہ تہا دریا کے کنارے تفسیر میں لکھا ہے کہ وہ قریہ ایلہ تہا درمیان مدین اور کوہ طور کے دریائی طبریہ کے کنارے [illegible] منقول ہے کہ اوس قریہ کا نام سقفتا تہا اور وہ درمیان

(۱) پارہ پنجم (۲) پارہ نہم

شہر مدین اور شہر نینوا کی واقع تہا بہر تقدیر ہر دو مقام اوس قریہ کی متشرع
بشریعت توریت تھے منجملہ دیگر فرائض کے اون پر یوم السبت یعنی روز شنبہ
کی تعظیم فرض تہی اون کے لئے جناب احدیت کا حکم تہا کہ بروز شنبہ دریا
کا شکار نہ کرین اور دنیاوی کامون سے کوئی کام اوس دن عمل مین نہ لاوین
اون لوگون نے خلاف حکم خدا کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام نے اون کو
ملعون فرمایا ہے اور وہ (۱) مسخ کئے گئے اوسی قصہ کی طرف اشارہ کر کے حق تعالیٰ
نے قرآن شریف مین اپنے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب فرمایا
کہ یہود سے سوال کرو اوس قریہ کا اور اوس کے قصہ کا اِذْ یَعْدُوْنَ
فِی السَّبْتِ جب اون لوگون نے تجاوز کیا حکم الٰہی سے یعنی تعظیم روز شنبہ کرنے
سے جبکہ اون کو حکم تہا یعنی بروز شنبہ صید ماہی ترک کیا بلکہ انہون نے
خلاف اوسکے عمل کیا اِذْ تَاْتِیْهِمْ حِیْتَانُهُمْ فِی السَّبْتِ جب آتی تہین اون پاس
مچہلیان بروز شنبہ یعنی اوس دن جس دن کہ اون کو شکار ماہی ممنوع
تہا شُرَّعًا وَیَوْمَ لَا یَسْبِتُوْنَ سطح آب پر ظاہر ہو کر اور سب دن کو اوٹھاے
ہوتے اور جس دن کہ بلحاظ تعظیم نہ تہا مثل یکشنبہ و دیگر ما بقی ایام کے لَا تَاْتِیْهِمْ
نہ آتی تہین مچہلیان اون کی طرف اور یہ ابتلا تہا منجانب خدا آزمائش

(۱) بگردانیدن صورت بصورت دیگر کہ بدتر از صورت نخستین باشد۔

لیے کہ روز شنبہ مچھلیان بے خوف ہوکر بشدت و کثرت پانی مین کہ جیسی
ہووی ملکہ ہاں دیتی تہین اور بازی کرتی تہین جس سے معلوم ہوتا تہا کہ عیش
وخرمی مین اسی فضا مین اور جب شنبہ گذرجاتا تو دوسرے ہفتہ تک پانی پر نہ آتی تہین
بخوف اپنی گرفتاری اور ہلاکت کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی سو ہم نے
ہم اون کو یعنی معاملہ آزمایش کا کرتے تھے ہم بسبب اسکے کہ تھے فسق کرتے جب جانت
مین کہ بمزید جہالت دائرہ فرمان الہی سے باہر جاتی ہین مثل اہل ایلہ کے کہ روز
شنبہ ہستہ مچھلیان دیکہتے تھے لیکن شکار کرنا ممکن نہ تہا اور صبر کرنا بھی دشوار
تہا آخر متردد ہوکر با انواع تدابیر وحیل چارہ کار کی جستجو مین پڑے بالاخر اون
کی رائے اوپر قرار پائی کہ دریا کے متعدد قریب حوض کہودے اور دریا کے
اون حوضون تک نالیان اور راہین بنا دین روز شنبہ کہ مچھلیون کی کثرت
سے آنے کا دن تہا دریا سے جب اون حوضون مین آتی تہین تو وہ لوگ
جال ڈالکر اونکی راہین دریا مین پہر جانے کی بند کر دیتے تھے مچھلیان انہین
حوضون مین مجبور و مقید رہجاتی تہین شنبہ کو اسی فریب سے مچھلیون
کو روک کر یکشنبہ کو دن وہ لوگ مچھلیان پکڑ لیتے تھے اور صرف مین لاتے
تھے جب چند بار اون لوگون نے ایسا عمل فریب دیکر کیا اور تاثر عذاب

الہی کا ظاہر نہوا تو وہ لوگ اور بہی زیادہ دلیر ہوئے اور قطعًا و
یکسر تعظیم شنبہ کی ترک کردی سکّان اوس قریہ کے تین گروہ تھے ایک تو
وہ جو بلا خوف بکشادہ پیشانی اس فعل قبیح کا ارتکاب کرتے تھے دوسرے
وہ قربکیون کو اس فعل کی ممانعت کرتے تھے اور عذاب الہی سے ڈراتے تہے
تیسرے وہ جو نہ ممانعت کرتے تھے اس فعل مین مرتکبون کی شرکت کرتے تھے
نہ مچھلیون مین حصہ لیتے تھے اور نہ ملامت کرتے تھے اونکو جو اوس فعل کے
مرتکبون کو وعظ اور نصیحت کرتے تھے جیسا کہ حق سبحانہ تعالے نے فرمایا ہے
اِذْ قَالَتْ اُمَّةٌ مِّنْهُمْ جب کہا اوس گروہ نے منع نصیحت کرنیوالون سے لِمَ تَعِظُوْنَ کس لیے نصیحت کرتے ہو
قَوْمًا ایسی قوم کو کہ بیشک اِنَّ اللّٰهَ مُهْلِكُهُمْ خدا اونکو ہلاک کرنیوالا ہے
دنیا مین بجہت نافرمانی اور ترک تعظیم سبت کے اَوْ مُعَذِّبُهُمْ یا عذاب کرنے
والا ہے اون پر عَذَابًا شَدِيْدًا عذاب سخت کہ مراد آتش دوزخ سے ہے
قَالُوْا کہا منع کرنے والون نے مَعْذِرَةً یعنی وعظ اور نصیحت ہماری عذر
ہے اِلٰى رَبِّكُمْ طرف رب تمہارے کے یعنی ہمپر نہی عن المنکر کرنا
واجب ہے ہم اسلئے اونکو نصیحت کرتے ہین تاکہ پیش خدا ہم معذور ہون
وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ اور شاید وہ لوگ بہی خدا کا خوف کرکے ترک

معصیت کرین فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهٖ پھر جب کہ اون لوگون نے
اوس نصیحت اور پند کو جو اون کو کی گئی نہ قبول کیا أَنْجَيْنَا نجات دی
ہم نے الَّذِينَ يَنْهَوْنَ اون کو نصیحت اور ممانعت کرتے تھے عَنِ السُّوٓءِ
بدی یعنی نافرمانی سے وَأَخَذْنَا اور لیا ہم نے الَّذِينَ ظَلَمُوا اون کو جنہون
ظلم کیا اوس شکار کھیلنے مین جسکی اون کو ممانعت تھی بِعَذَابٍ بَئِيسٍ
بعذاب سخت بِمَا كَانُوا بسبب اسکے کہ وہ تھے از روے عناد کے يَفْسُقُونَ
فسق کرتے تھے یعنی خارج ہوتے تھے از فرمان برداری سی فرقہ متفقہ کی
نسبت مفسرین مین اختلاف ہی کہ ہلاک ہو گئے یا نجات پائی فَلَمَّا
عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ پھر جسوقت کہ گردن کشی کی اون لوگون نے
اوس سی کہ ممانعت کی گئی تھی اون کو بروز شنبہ صید ماہی سی قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا
قِرَدَةً خَاسِئِينَ کہا ہم نے اون کو واسطے کہ ہوجاؤ بوزنہ (بندر) ناامید اور دور رحمت سے
منقول ہی کہ نصیحت کرنے والے لوگون نے جب دیکھا کہ وہ فاسق نصیحت کو
قبول نہین کرتے ہین تو اوس گروہ ناصح نے کنارہ کشی اختیار کرلی اور اپنے
محلہ کے گرد ایک دیوار بنا کر اوسمین ایک دروازہ رکھا کہ اوس سی بضرورت
آمد و شد رکھتے تھے اور گروہ نافرمان مین سی کسی کو اپنے محلہ مین آنے نہ دیتے تھے

اور بیشتر دروازہ اپنے محلہ کا بند رکھتے تھے ایکدن وقت صبح جب اہل محلہ دیہ لوگ نکلے اور فاسقون کے محلہ سے کوی شخص نہ نکلا تو اون لوگون نے تفحص کیا اور جستجو کی کہ کیا وجہ ہی کہ آج گروہ نافرمان سے کوی باہر نہ نکلا تو دیکہا کہ وہ سب لوگ بوزنہ ہو گئی ہین جب ون کو دیکھا تو ہر بوزنہ اون کے پاس آیا اور رونے لگا اور اون کے کپڑون سے منہہ ملنے لگا اوسی شکل سے وہ لوگ تین دن زندہ رہے پھر مر گئے بحار الانوار مین لکہا ہی کہ بعد تین دن کے حق سبحانہ تعالی نے اون پر ہوای تند کو مسلط کیا کہ اوس گروہ فاسق بوزنہ کو اوڑا کر دریا مین ڈالدیا جو متصل موضع ایلہ کی تھا وہ سب غرق ہو کر واصل جہنم ہوے یہہ ہی قصہ اصحاب السبت کا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ٥ ۔

قصہ اصحاب مدین کے احوال مین

حق سبحانہ تعالی نے سورۃ التوبہ مین فرمایا ہے(١) الم یاتہم نبأ الذین من قبلہم
قوم نوح وعاد وثمود وقوم ابراہیم واصحاب مدین والمؤتفکات اتتہم
رسلہم بالبینات فما کان اللہ لیظلمہم ولکن کانوا انفسہم یظلمون
پھر سورۃ حج مین فرمایا ہے وان یکذبوک فقد کذبت قبلہم قوم نوح وعاد
وثمود وقوم ابراہیم وقوم لوط واصحاب مدین وکذب موسی
فاملیت للکافرین ثم اخذتہم فکیف کان نکیر ہ معلوم کرنا چاہیے
کہ اصحاب مدین کے لیے کوئی خاص قصہ قرآن شریف مین مذکور نہین
ہوا ہے اون کا نام حق سبحانہ تعالی نے نفرین کی ساتھ بسبیل تذکرہ تشبیہ
وتمثیل کے طور پر بتائی ہین اصحاب جمع ہے لفظ صاحب کی اور مدین
نام اوس مقام کا تھا جہان وہ رہتے تھے ان پر حضرت شعیب علیہ السلام
نبی حق تعالی کیطرف سے واسطے ہدایت کی بھیجے گئے تھے باوصف حضرت
شعیب علیہ السلام کے وعظ ونصیحت کے حق سبحانہ تعالے کی وحدانیت
والوہیت کے وہ قائل نہ ہوے اور حضرت شعیب علیہ السلام اپنی نبی کی

(١) پارہ دہم

نبوت سے بھی انکار کیا اور حضرت شعیبؑ کو جھوٹا کہا اور اپنے کفر پر قائم
رہے آخر کو اصحاب مدین پر عذاب الٰہی نازل ہوا اور طوفان اور ہوائے
شدید نے اون سبکو ہلاک کیا وہ سب کے سب نیست و نابود ہوئے

قصۂ تیسرا اصحاب موتفکات کے بیان مین

قرآن شریف مین صرف دو مقامون پر لفظ موتفکات کا آیا ہے
ایک تو سورۃ التوبہ[1] مین وَاَصْحَابِ مَدْیَنَ وَالْمُؤْتَفِكَاتِ دوسرے سورہ حاقہ[2]
مین وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ لیکن ان دونون مقامون مین لفظ
اصحاب کے ساتھہ المؤتفکات کا لفظ نہین ہی البتہ سورہ توبہ مین اصحاب
مدین ولفظ موتفکات کے درمیان مین واو عطف کا موجود ہی اسوجہسے اصحاب المؤتفکات
کہہ سکتے ہین لیکن اصحاب المؤتفکات کے لئے کوئی قصہ مخصوص مذکور نہین ہوا ہے
چونکہ یہ قوم بہی عاصی اور نافرمان تہی بسبب اپنے عصیان اور نافرمانی کے
مبتلائے عذاب الہی ہوئی پہر حق تعالے نے جس مقام پر اور قومون کا
ذکر قرآن مین فرمایا ہے اوس مقام پر اصحاب موتفکات کا بہی تذکرہ
بطور تمثیل و ضرب المثل کے نفرین کے ساتھہ ارشاد کیا ہے اسقدر
معلوم ہوتا ہی کہ یہ قوم حضرت لوط علیہ السلام کی امت تہی حضرت لوط
علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بہائی کے فرزند تھے اور
وہ قوم دیہات مین رہتی تھی تفسیر حسینی مین لکھا ہے کہ قریب مدائن کے

(۱) پارہ ۱۰ (۲) پارہ ہشتم

پانچ شہر تھے وہ سب موتفکات کے نام سے مشہور تھے اون پانچ شہرونکا
نام یہ ہے۔ سدوما۔ عاصورا۔ واوما۔ صابورا۔ سعوو۔ ملا قطب راوندی
نے لکھا ہے کہ موتفکات پندرہ گانون تھے ملک مصر مین سکان موتفکات
بت پرستی و زنا کاری اور اغلام مین بے انتہا مشغول تھے حضرت لوط علیہ السلام
نے کہ اس قوم کے لئے نبی و رسول مرسل من اللہ تھے اوس قوم کو بہت
نصیحت اور ہدایت کی مگر وہ قوم باز نہ آئی جب حضرت لوط علیہ السلام
قہر و عقاب الٰہی سے اوس قوم کو ڈراتے تھے وہ قوم ہنستی تھی اور جو
مواعید حضرت لوط علیہ السلام اوس قوم سے بشرط توبہ و استغفار
و اختیار صلاحیت و تقبیل اسلام کرتے تھے اون وعدون کو قوم دروغ
جانتی تھی ۲ لعیاذ باللہ آخر نتیجہ اون کے شدت کفر و کثرت عصیان کا
یہ ہوا کہ دریائے غضب الٰہی جوش مین آیا اور اوس قوم پر جو سکان
موتفکات تھی غضب الٰہی نازل ہوا اور اوس قوم پر غضب اس طریقہ
سے نازل ہوا تھا کہ درگاہ بارے تعالیٰ سے ملائکہ کو حکم ہوا کہ پانچون
شہرون کو پانی پر سے مع زمین اوٹھا کر مع سکان بدبخت اولٹ دو
چنانچہ ملائکہ نے ایسا ہی کیا کہ ایک دن وقت صبح اون سب شہرون

کو اولٹ دیا اور حضرت لوط علیہ السلام اور قبائل ان کے بحکم خدا
محفوظ رہے سوائے زوجہ لوط علیہ السلام کے کہ وہ کافرہ تھی پس وہ
تمام سکان نگونسار واصل جہنم ہوئے ۔ اَلْعَظَمَةُ لِلّٰہِ تَعَالٰی وَالسَّلَامُ
عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۔

قصہ چوتہا اصحاب الایکہ کی احوالمین

حق سبحانہ تعالی نے سورۃ الحجر[1] مین فرمایا ہے وَاِنْ كَانَ اَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ لَظٰلِمِيْنَ اور سورۃ الشعرا مین فرمایا ہے كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ پہر سورہ ص مین فرمایا كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْـَٔيْكَةِ اُولٰٓئِكَ الْاَحْزَابُ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ اصحاب الایکہ یعنی یاران ایکہ۔ ایکہ ایک بیشہ کا نام تہا جو مدین کی قریب تہا اوس بیشہ مین کثرت اشجار و اثمار کی زیادہ تہی اوسکی متعلق چار دیہہ تہی جنکے نام یہ تہی شعب[۱]۔ بدا[۲]۔ غر[۳]۔ فائس[۴] حق سبحانہ تعالی نے حضرت شعیب علیہ السلام کو اصحاب آلایکہ پر مبعوث برسالت فرمایا تہا جسطرح اہل مدینہ یا مدائن پر اصحاب الایکہ کفر سے باز نہ آتے تہے اور ترازو باٹ اور پیمانے سے جہوٹ استعمال کرتے تہے اور اس طریقہ سے بندگان خدا کا نقصان کرکے فریبا نفع اوٹہایا کرتے تہے حضرت شعیب علیہ السلام نے جب اوس قوم سے فرمایا کہ آیا تم نہین ڈرتے ہو عذاب الہی سے آلودہ شرک ہو بدرستیکہ مین تمہارے واسطے رسول امین ہون یعنے

سوای اوس امر کے جو تمہارے حال کے واسطے صلاح ہو اور
کچھہ نہ کرونگا پس تم پرہیز اور اجتناب کرو کفر سے او جھٹلانے سی
اور ڈرو عذاب الہی سی اور فرمان برداری کرو میری مین تم سے وحی خدا
پہونچانے کی اجرت و معاوضہ نہین چاہتا ہون وہ رب العالمین پر منحصر
ہی اپنے پیمانے کھوٹے اور جھوٹے نہ رکھو حقوق مردم کو نقصان نہ پہونچاؤ
اور تولا کرو سچی ترازو سے کسیکو کم وزن تولکر کوی شی نہ دیا کرو اور ایکہ
کو اور اپنے کو غایت تباہی مین نہ ڈالو اور قتل و غارت اور ڈکیتی ترک
کرو جسپر تم کمر باندہے ہو تم ہو اور حذر کرو اللہ کے عقوبت سی جس نے
تم کو اور تم سے پہلے کے لوگون کو خلق کیا ہے ۔ اصحاب الایکہ نے
حضرت شعیب علیہ السلام کو یہ جواب دیا کہ تم جادو زدگان مین سے
ہو یعنی تمپر جادو کیا گیا ہے اور ایسا جادو کہ جس سے تمہاری عقل کا
اثر زائل ہو گیا ہے اور تم نہین ہو مگر انسان مثل ہمارے پس تم مین
کیا چیز فضیلت کی ہے اور کہان سی تم دعوے رسالت کرتے ہو
اور ہمارا گمان تمپر یہ ہے کہ تم کاذبون مین سے ہو اپنے دعوے مین
اگر اپنے دعوے مین سچے ہو تو نیچے اوتارو اپنے خدا کو اور کہو کہ اتنا

ایکبار ٹکڑا ابر کا کہ اوسمین عذاب بھرا ہوا نازل کر حضرت شعیب
علیہ السلام نے جواب مین اون کو فرمایا کہ رب میرا دانا تر ہے جو کچھہ تم
اعمال و افعال قبیح کرتے ہو اون کے مکافات مین عذاب جو وہ
چاہے گا تم پر نازل کریگا اوسکا اگر اہمال ہو تو اہمال ہوگا۔
روایت ہے کہ جب قوم شعیب علیہ السلام کا انکار اور استکبار حد سے
متجاوز ہو گیا تو حق سبحانہ تعالی نے اوس قوم پر سات دن و رات
حرارت سخت اور گرمی کو مسلط کیا گرمی اور حرارت کا غلبہ اون کے
نفسون پر اسقدر ہوا کہ پریشان ہو گئے اور بے تاب ہو کر گھر کے اندر
آتی تہی تو گرمی اور بہی زیادہ تکلیف دیتی تہی آخر گھبرا کے صحرا مین نکل گئے
اور درختون کے نیچے گرے کہ ناگاہ ابر سیاہ پیدا ہوا اور ہوا سرد
و خنک چلتی معلوم ہوئی اصحاب ایکہ خوش ہوئے اور بکمال خوشی
ہر ایک نے دوسرے کو آواز دی کہ آؤ اس ابر کے سایبان کے نیچے
ہم آسایش کرین جو ہین سب زیر ابر جمع ہوئے تو اوس ابر سے
آتش تیز اون پر برسنی لگی اور سبکو جلا دیا کہ وہ خاکستر ہو کر نیست و
نابود ہو گئے اس عذاب کو حق سبحانہ تعالیٰ نے عَذَابُ یَوْمِ

الظُّلَّہ سورۃ الشعراءمین فرمایا ہے فَکَذَّبُوْہُ فَاَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ الظُّلَّۃِ ظلہ لغت عربی مین سائبان کو کہتے ہین چونکہ ابر سیاہ بشکل سائبان اون کے سرون پر تھا اس لئے اس عذاب کو یوم الظلہ فرمایا ہے یہ ہی قصہ اصحاب الایکہ کا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۵ -

قصہ پانچوان اصحاب الحجر کے احوال مین

حق سبحانہ تعالی نے سورہ حجر[1] مین فرمایا ہے وَلَقَدْ كَذَّبَ اَصْحَابُ الْحِجْرِ
الْمُرْسَلِيْنَ یعنی بدرستیکہ تکذیب کی اہل دیار حجر یعنے ثمود نے اپنے پیغمبرون
کی یعنے حضرت صالح علیہ السلام کے اور ایک نبی کی بہی تکذیب بمنزلہ
تکذیب جمیع انبیا ہی وَاٰتَيْنٰهُمْ اٰيٰتِنَا اور دے ہم نے ثمود کو آیات
اپنی کتاب کی بذریعہ اون کے نبی کے جو اون پر بھیجا گیا تہا چونکہ کتاب
منزل من اللہ حضرت صالح علیہ السلام کے معلوم نہین ہے بدین وجہ
اکثر مفسرون نے آیات کو معجزات پر حمل کیا ہی اور خروج ناقہ پتھر سے
معجزہ ہی اور مشتمل ہی اوپر ندرت وغرابت وتعجب کی بلحاظ قد وقامت وجسامت
کی یعنے کوئی شتر اس خلقت اور عظمت کا ہرگز نہ تھا اور بچہ شتر
ابھی ناقہ سے بروز خروج پیدا ہوتا اور دودہ اس کثرت سے دینا کہ تمام قوم
ثمود کے لئے کافی ہوتا تہا اور پانی کا اوبلنا دہن چاہ تک اوس روز
جسدن کہ باری ناقہ کی ہوتی تہی اور تمام پانی ایک ہی مرتبہ پی جانا۔
فَكَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ پس ہوے وہ اُن آیات سے روگردانی کرنے

(۱) پارہ ۱۴۔

وَاَوْ كَانُوْا يَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا اٰمِنِيْنَ اور تہے وہ لوگ ایسے
کاٹنے والے اور تراشنے والے کہ پتھروں کے پہاڑوں کو کاٹکر اندر اندر گھر بناتے تھے کہ وہ
بیخوف تھے صدمہ انہدام سے اور محفوظ تھے نقب زنی سے اور اون کے
پندار مین یہ تھا کہ اگر عذاب خدا نازل ہی ہو تو یہ گھر اونکی حفاظت کرینگے
اور بچا لینگے اون کو فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ مُصْبِحِيْنَ پس لیا اون کو عذاب
صیحہ نے درحالیکہ صبح کرنے والے تھے روز یکشنبہ کے صبح(۱) جبرئیل سے
ہلاک ہوئے یعنی حضرت جبرئیل نے قریب وقت صبح بحکم الہی اوس قوم
مین اس شدت سے اور اس زور سے ہیبت ناک آواز دی کہ اوس آواز کے
صدمہ سے اونکے قلب و دماغ پہٹ گئے اور وہ سبکے سب داخل جہنم ہوئے صیحہ کے
معنے لغت عربی مین آواز کے ہین اور عذاب کے معنے بھی ہین بہرحال وہ بصیحہ
جبرئیل ہلاک ہوئے یہ ہے قصہ اصحاب الحجر کا وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ
الْهُدٰى ٥ ـ

(۱) آواز ہولناک ـ

قصۂ چہارم اصحاب کہف و الرقیم کے احوال مین

حق سبحانہ تعالی نے سورہ کہف مین فرمایا ہے (۱) ام حسبتم ان اصحاب الکہف
والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا مراد کہف سے ایک غار ہے جسکا نام جیرم تھا
وہ غار ایک پہاڑ مین واقع تھا جس کا نام نیاخلوس تہا وہ پہاڑ حوالی شہر
افسوس مین تھا ملک فارس مین کہ وہ شہر دار الملک دقیانوس بادشاہ
فارس کا تھا رقیم نام اوس موضع کا ہے جسمین کوہ نیاخلوس واقع تھا
منقول ہے کہ غار جیرم کے دروازہ پر ایک تختی پتھر یا کسی دھات کی لٹکتی
تھی جسمین نام اصحاب کہف کی کندہ تھی اون کے قصہ مین اختلاف ہے
مگر اس کتاب مین وہ لکھتا ہون جو زیادہ مشہور اور اصح ہے جیسا کہ تفسیر
حسینی مین لکھا ہے مروی ہے کہ جب دقیانوس بادشاہ فارس ممالک
روم و تسخیر کر کے شہر افسوس مین پہونچا تو اوس نے وہان ایک
مذبح اپنے بتون کے واسطے بنایا جنکو وہ کافر اپنا معبود جانتا تہا اور اہل
شہر کو تکلیف اون بتون کی پرستش کی و ذبیحہ پر آمادہ و سرگرم ہوا جو شخص
دقیانوس کے کہنے کو قبول کر لیتا تہا اوس سے خوش ہوتا تہا

(۱) پارہ ۱۵ —

اور جو کوئی اسکی استدعا کو قبول نہ کرتا تہا اور رد کلام کرتا تہا اوسکو
قتل کروا ڈالتا تہا چھہ جوان نورسیدہ خداپرست بزرگ زادگان
شہر افسوس سی تھے کہ وہ گوشہ مین عبادت الہی اور دعا و نیاز حق سبحانہ تعالے
مین مصروف و مشغول رہا کرتے تھے اور حق تعالی سے دعا کیا کرتے تھے
کہ اونکو دقیانوس جبار کی فتنہ و شر سی محفوظ رکہے ان چھہ جوانون مین
باہم بے انتہا دوستی اور اتحاد تھا ایک کا راز دوسرے سی مخفی اور پوشیدہ
نہ رہتا تہا اور باری باری ایک کی گھر پانچ جوان ہر روز کہانا کہایا کرتے
تھے جب وہ سب یکجا ہوتے تھے تو معرفت الہی اور وحدانیت حق تعالے
کی ذکر کے سوا اور مذکور کمتر ہوتا تہا وہ لوگ آپسمین کہتی تھے کہ ہم سے
کبھی نہ ہوگا کہ سواے حق سبحانہ تعالی کے جو خالق اور مالک کل مخلوق
کا ہی اور رازق العباد ہی پرستش بتونکی اختیار کرین اور حق تعالے سی
منہہ پہیرین جیسا کہ دقیانوس کہتا ہی اور سب کو تکلیف دیتا ہی۔ القصہ
اون جوانون کی حال کی خبر دقیانوس کو پہونچی اور اوس نے اون
جوانون کی احضار کا حکم دیا جب وہ سامنے آئے تو دقیانوس نے بتہا
کھد ید کی یہ جوان توحید خدا یتعالی پہر راسخ اور مضبوط رہی اور دقیانوس

کا فرمان کسیطرح قبول نہ کیا دقیانوس نے حکم دیا کہ زیور اور پوشاک
جو کچھہ وہ جوان پہنے ہوے تھے سب چھین کر ضبط کیا جاے اوسکے خدام
نے ایسا ہی کیا اور اون جوانون سے کہا کہ تم ابہی خورد سال ہو اس سبب سے
مین تم کو دو تین دن کی مہلت دیتا ہون کہ تم جاؤ اور اپنی جگہہ پر سوچ
اور غور و تامل کرو اور دیکھو کہ تمہارے لئے میرا قول قبول کرنے مین مصلحت
ہے یا میرا قول رد کرنے مین یہ کہکر دقیانوس شہر افسوس سے کسی اور
موضع مین حسب ضرورت کوچ کر کے روانہ ہو گیا ان جوانون نے پادشاہ
کی روانگی کو غنیمت جانکر آپس مین درباب اپنے مہم کے مشورہ کیا اور ایک
نے دوسرون سے کہا کہ ہم لوگ اپنے اپنے باپ کے گھرون سے کسیقدر مال واسطے
زاد و نفقہ کے لے آوین اور اس پہاڑ مین جو قریب شہر ہے چلکے آج شب باش
ہون پھر کل وہان سے آگے بڑھین اب جلاے وطن ہی اختیار کرنا مناسب
ہے سب کی راے بالاتفاق اسی پر قرار پائی چنانچہ ایسا ہی کیا اور باتفاق
سبکے سب چل کھڑے ہوے راہ مین ایک چرواہا ملا وہ اون کے
پاس آیا اور استدعا موافقت اور رفاقت کی اون سے کی اور ساتھہ
ہو لیا جب یہ سب وہان سے چلے تو اوس چرواہے کا کتا بھی پیچھے چلا

اون لوگون لی اوسکو بہت جہڑکا بہت ڈپٹا کہ وہ ساتھہ نہ آوے
لیکن اوس کُتّے نے کسیطرح پیچہا نہ چہوڑا اور حکم خدا سی بزبان فصیح کہا
کہ تم مجہسے نہ ڈرو مین خدا کی دوستون کو دوست رکہتا ہون تم آرام کرو
مین تمہاری نگہبانی کرونگا جب قریب پہاڑ کے پہونچے تو چرواہے
نے کہا کہ اس پہاڑ کا نام نیاخلوس ہی مجہے معلوم ہے کہ اس پہاڑ
مین ایک غار وسیع ہی جسکو جیرم کہتی ہین اوسمین آج رہنا اور پنا
لینا مناسب ہی وہ سب باتفاق اوس غار مین گئی جو چرواہے نے
تجویز کیا تہا جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے خبر دی ہے اور فرمایا ہے
اِذْ اَوَى الْفِتْيَةُ اِلَى الْكَهْفِ جبکہ آرام کیا چند جوانون نے کہف مین
یعنی غار جیرم مین فَقَالُوا رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً پس کہا ان جوانون
نے ای پروردگار ہمارے عطا فرما اپنی طرف سی ہمکو رحمت یعنی آمرزش
یا امن وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا اور مہیا کر ہمارے لیے وہ کام کہ نیکی
اور صواب ہو یعنی مفارقت کفار سی فَضَرَبْنَا عَلٰى اٰذَانِهِمْ پس ہمنے
اون کی کانون پر پردہ حائل کر دیا کہ کوئی بات نہ سنین مراد یہ ہے کہ اون
کو نیند مین ڈالکر سلایا فِى الْكَهْفِ غار مین سِنِيْنَ عَدَدًا ۵۹ سال کہا جوہ

مین آسکین ثُمَّ بَعَثْنٰاھُمْ پھر اوٹھایا ہم نے یعنی بیدار کیا اون کو
لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ تا دیکھین ہم کہ جو کچھہ علم ازلی مین ہم نے جانا ہے
اوسکو ان دو گروہون مین سے کہ مراد مومن اور کافر سے ہے کونسا
گروہ شمار اور نگاہ کرنے والا ہے لِمَا لَبِثُوْا اَمَدًا خاصکر اوس انداز
مدت پر جبتک کہ وہ جوان غار مین رہے یعنی معلوم کیا جاوے کہ اون
جوانون کی قیام کی مدت کا شمار کس گروہ کا زیادہ صحیح ہے نَحْنُ نَقُصُّ
عَلَیْکَ نَبَاَھُمْ بِالْحَقِّ ہم قصہ بیان کرتے ہین تجھسے اے محمد اونکی خبر کا جو راست
ہے اِنَّھُمْ فِتْیَۃٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّھِمْ بدرستیکہ وہ چند جوان تھے کہ از روے
صدق ایمان لاے تھے ساتھہ رب اپنے کے وَزِدْنٰاھُمْ اور ہم نے زیادتی
کی اون کی ہدایت مین یعنے ثبات اور یقین اونکا زیادہ کیا وَرَبَطْنٰا عَلٰی
قُلُوْبِھِمْ اور استوار کیا ہم اون کے دلون کو اور قوت دی ہم نے
اون کو اظہار حق پر جرأت دلائی ہم نے قول دقیانوس رد کرنے کے
لیے اِذْ قَامُوْا جسوقت کہ وہ دقیانوس کے سامنے کھڑے ہوے
اور اوس نے دعوت کی بت پرستی کیواسطے فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ پس جواب دیا انھون نے کہ پروردگار ہمارا وہ ہے جس نے

پیدا کیا آسمان و زمین کو لَنْ نَدْعُوَ مِنْ دُوْنِهٖ اِلٰهًا لَقَدْ قُلْنَا اِذًا
شَطَطًا یعنی ہرگز ہم پرستش نہ کرینگی سوا معبود برحق کے جبکہ کہی جاے
ہم سے ایسی جہوٹی بات ھٰؤُلَاۗءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ اٰلِهَةً لَوْ
یَاْتُوْنَ بِسُلْطَانٍ بَیِّنٍ ۵ اس ہماری قوم یعنے اہل اقوس نے بسبب تہدید
اور خوف قتل کے خدایان باطل کو قبول کر لیا کیون نہ لاے کا فراون
پر واسطے بت پرستی کی حجت روشن اور دلیل ظاہر یعنے دقیانوس
بوعید قتل لوگون کو تکلیف بت پرستی کے دیتا تہا نہ کہ دلائل اور وجوہ
سے معقول کرکے فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا پس کون اوس
سے ستمگار تر ہے جو افترا اور جہوٹ بندش باندہی اللہ پر شرک کی
قبل اسکے لکہا جا چکا ہے کہ ان جوانون سے معارضہ اور تقریر کے
وقت دقیانوس انکو تین دن کی مہلت دیکر اقوس سے روانہ ہو گیا
اور اون جوانون نے فرار کو اختیار کیا تملیخا نے کہ اون جوانون میں
سرگروہ تہے راستہ مین اپنے ساتھیون سے کہا وَاِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَمَا
یَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَی الْكَهْفِ جبکہ کنارہ کشی کی تم نے
اہل شرک سے اور بہاگے ہو پرستش خدایان باطل سے بجز حق تعالے

کو بس آرام لو طرف غار کی اور اوسمین ٹھیر جاؤ ینشر لکم ربکم من رحمتہ
عطا کرے خدا تمہارا تمہارے لئے اپنی رحمت اپنی بخشش سے دونون جہان مین
ویہیئ لکم من امرکم مرفقا اور مہیا کرے تمہارے لئے وہ چیز جس سے
تم نفع پاوین دونیا مین منقول ہی کہ اور سب جوان تملیخا سے اتفاق کرکے
پہاڑ پر چڑہے اور شبان لایا اون سبکو غار مین جو ہین غار مین ٹھیرے
حق تعالی نے اونپر نیند کا غلبہ طاری کیا کہ وہین سو گئے تین دن کے
بعد دقیانوس نے افسوس مین مراجعت کی اور اون جوانون کا حال دریافت
کیا جب معلوم ہوا کہ وہ بہاگ گئے تو اون کے باپون کی حاضری کا حکم دیا جب وہ
سامنے آئے تو بیان کیا کہ ای پادشاہ وہ نوجوان تہوڑا تہوڑا مال اپنے
ہماری مال مین سے لیکر وہ شہر افسوس مین جا کر چہپے ہین دقیانوس
نے کچہہ فوج ہمراہ لیکر اون جوانون کا تعاقب کیا اور اون جوانون
کو غار مین لیٹا ہوا پایا سمجہا کہ جاگتے ہین حکم دیا کہ غار کو درہ کو پتہر دن سے
سدود کر دو تاکہ یہ سب اوسیکے اندر پڑے پڑے مرجاوین چنانچہ غار کے
درہ کو مضبوطی کے ساتھ سدود کر دیا مقربان دقیانوس سے
دو شخصون نے کہ وہ مومن تہی اون جوانون کا احوال اور نام اون کے

پتھر کے تختہ پر کندہ کرکے غار کی متصل آویزان کردئی اس امید
پر کہ شاید کبہی کوئی شخص اس مقام پر پہونچے تو اون کے حال سے
مطلع ہوجاوے یہ غار بیرم کوہ نبا خلوس کی سمت جنوبی مین واقع
ہی آفتاب کی روشنی وقت طلوع و غروب دونون جانب اوس غار
کی پڑتی تہی ~~اپنے وعیب بین~~ تہی اور عفونیت کو تحلیل کرکے ہوا کو پہر معتدل
کر دیتی تہی مگر غار کے اندر دہوپ نہین جاتی تہی تا کہ رنگ اونکی اور جسم
اون کی متغیر اور پوشاک اونکی خراب ہون چنانچہ حق سبحانہ تعالے
فرماتا ہی وَتَرَى الشَّمْسَ دیکہہ تو ای دیکہنے والے آفتاب کو اِذَا طَلَعَتْ
جب طلوع کرتا ہی تَزَاوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ میل کرتا ہی اون کی غار سے ذَاتَ الْيَمِينِ
دہنی طرف کہا ہی کہ غار کا در قطب شمالی کے مقابلہ مین واقع تہا
وَإِذَا غَرَبَتْ تَقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ اور جب غروب ہوتا ہے تو پہر جانب
چپ روشنی ڈالتا ہی وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ مِنْهُ اور جو ان غار کی وسط مین ہین
ذَٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ یہ قصہ دلائل قدرت اللہ مین سے ہے
مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا
یعنے جسکو چاہی راہ توفیق دکہادے اور وہ راہ پاتا ہے ساتہہ فلاح

اور رشادکرو اور جسکو چاہے چھوڑ دے پس نہ پاوے تو اوس کے
واسطے ہرگز دوست راہ نما وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ اور گمان
کرے تو اون کو بیدار اس سبب سے کہ آنکھین اون کی کھلی ہوئی ہین
اور وہ سور ہے ہین۔ کشف الاسرار مین منقول ہے کہ جوان مردان طریقت
کا یہی حال ہے یعنے بباطن مست اور بظاہر ہوشیار۔ ابن عباس
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اصحاب کہف کو ہر چھہ مہینے کے بعد دہنے
بائین کروٹ بحکم خدا دیجاتی ہے تاکہ بدن اون کے زمین کی رطوبت
سے خراب نہون اور گرد مین دنیا اون کو کلام الہی سے ثابت ہے جیسا
کہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے وَنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ
اور پلٹتے ہین ہم اون کو یعنے ہمارے حکم سے ملائکہ اون کو پھیرتے ہین
دہنی جانب اور بائین جانب وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ
اور کتا اونکا اپنے ہاتھون کو پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر
یا دروازہ غار پر یا بیٹھکاہ غار پر زاد المسیر مین لکھا ہے کہ اوس کتے
کا سر سرخ اور پشت سیاہ اور شکم سفید تھا اور نام اوس کتے کا قطمیر
تھا تفسیر امام ثعلبی مین لکھا ہے کہ جو کوئی اس آیت کو وَكَلْبُهُمْ

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ لکھکر اپنے پاس رکھے ضرر سگ سے محفوظ رہیگا لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَلَمُلِئْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا

ای محمد اگر تم اطلاع پاؤ اون پر اور نظر کرو اون پر ہر آئینہ منہہ پہیرو تم بہاگ کر اور ترس و بیم سے اثر طاری ہو مراد یہ ہے کہ کسیکو طاقت اور تاب اون کو دیکھنے کی نہیں ہے اسوجہ سے کہ آنکھیں اون کی کہلی ہوئی ہیں اور بال اور ناخن اون کے بے انتہا بڑہ گئے ہیں اور وہ ایک مکان تیرہ و تار اور وحشت انگیز میں لیٹے ہوئے ہیں صورت اس خطاب مذکورہ کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے مگر مراد غیر ہے القصہ جب دقیانوس در غار کو مسدود کر کے پھر افسوس میں آیا تو تہوڑے زمانہ کے بعد مر گیا اور واصل جہنم ہوا تو وہ ملک و مال اور جاہ و جلال اوسکا برباد ہوا۔

بیت

دمی چند بشمرد و ناچیز شد ÷ زمانہ بخندید کین نیز شد

اوسکی مال اور ملک پر دوسرونکا قبضہ ہوا اور چند بادشاہون کے تصرف مین آیا یہانتک کہ نوبت ملک صالح تندروس کی آئی تندروس

مرد مومن اور خدا ترس تہا اوسکی زمانہ مین اکثر لوگون کو مسئلہ حشر
جسد مین شبہ واقع ہوا ہر چند بادشاہ نے اون لوگون کو پند و وعظ
کیا مگر کچہہ فائدہ نہوا حق سبحانہ تعالی کی مرضی یہ ہوئی کہ کوئی دلیل حشر اجساد
پر اون لوگون کو مشاہدہ کرادے پس اصحاب کہف کو خواب سی بیدار
کیا جیسا کہ حق تعالی نے فرمایا ہے وَكَذٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ یعنے جسطرح
ہم نے اون کو سلایا تہا اوٹہایا ہم نے اور بیدار کیا ہم نے اون کو
اپنی کمال قدرت سی کہ باوصف طول مدت کی اون کے بدنون مین تغیر
نہین ہوا تہا اور نہ کپڑے اون کے بوسیدہ و فرسودہ ہوے
تہی لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ تا سوال کرین باہم یکدیگر اور حال اپنا جانین اور یقین
اونکا ہماری کمال قدرت کی نسبت زیادہ ہو قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ اون مین سے
ایک کہنے والے نے کہا یعنی مکسلمینا نے کہ سب سی اوسکا سن زیادہ تہا كَمْ لَبِثْتُمْ
کتنی وقت تک تم اس غار مین رہی مقصد یہ تہا کہ قیام سے آگاہ ہون
اور جو نمازین قضا ہوئی ہین اون کو ادا کرین یہ جوان وقت صبح غار
کے اندر آئے تہی اور جب بیدار ہوے تو آفتاب کو پہر دن چڑہے
کے وقت پر بلند پایا قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ سب نے کہا

ہم نے بہت دیر کی یعنی ایک دن اگر ہم کل سوئے ہوں اور اگر آج ہی
سوئے ہوں تو پہر تک سوئے پھر سب نے اپنے ناخنوں پر نظر کی تو بہت
بڑھے ہوئے پائے اور بالوں کو دیکھا تو بلکہ بہت لمبے ہو گئے تھے
قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ کہا بعضوں نے اونمیں سے بعض کو کہ پروردگار
تمہارا بہتر جاننے والا ہے کہ یہاں کتنا ٹھہرے فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ پس
بھیجو ایک شخص کو اپنے میں سے بِوَرِقِكُمْ هَٰذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ یہ اشرفی
دیکر شہر کی طرف فَلْيَنظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا پس جو جاوے وہ دیکھے
کہ کون کھانا زیادہ پاکیزہ ہے مطلب یہ تھا کہ ذبیحہ کا گوشت ہو کیونکہ
اوس زمانہ میں بعض شخص ایسے تھے کہ اپنے ایمان کو مخفی رکھتے تھے
ان جوانوں کی غرض یہ تھی کہ اونکا ذبیحہ کیا ہوا ہو فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ
پس لاوے تمہارے کھانے کے لئے طعام پاک وَلْيَتَلَطَّفْ
اور چاہئے کہ جانے والا معاملہ خرید و فروخت میں ملائمت اور نرمی
کرے وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا اور نہ خبر کرے تمہارے اہل شہر میں
سے کسیکو إِنَّهُمْ إِن يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ
وَلَن تُفْلِحُوا إِذًا أَبَدًا اگر مطلع ہوں یا قادر ہوں اور ظفر پاویں تمہارے

اوپر تو سنگسار کرین تم کو یا پہیر لاوین تم کو اپنے مذہب مین اور
رستگاری نہ پاؤ تم جبکہ اون کے دین مین آؤ اور روے نجات
نہ دیکہو کبہی یعنے ہمیشہ عذاب مین رہو تملیخا کہ اکمل اور عاقل اونمین تہی
ان فہمایشات کو قبول کر کے شہر کو چلے اور دروازۂ شہر پر پہونچے تو
راہون کی وضع اور طریقون کو متغیر دیکہا جب شہر کے اندر آئے تو بازارون
کو محلون کو اور اشکال اور الوان مردم اور پوشاک اور عمارات شہر کو
دوسرے طریقہ اور طرز پر پایا تو حیرت نے تملیخا پر غلبہ کیا آخر الامر ایک نان
پز کی دوکان پر گئے اور ایک درم یا اشرفی اونہین سے جو اپنے ساتھ
لے گئی تہی نان پز کو دے کر کہا کہ اسکے عوض مین روٹیان دو نان پز نے
وہ سکہ زر دیکہا جسپر دقیانوس کا نام ٹہپہ کیا ہوا تہا اوسے گمان
ہوا کہ اس شخص نے کوئی دفینہ یا خزانہ پایا ہے اور اوس درم کو اوس نے
جا بجا دوسرے بازارون مین دوکاندارون کو دکہایا تہوڑے
ہی دیر مین شدہ شدہ اس واقعہ کی خبر کوتوال شہر تک پہونچی
کہ نام اوسکا عبد الرحمن تہا اوس نے تملیخا کو اپنے روبرو بلوا کر بہت
تنبیہ اور تہدید کی اور باقی روپیہ طلب کیا تملیخا نے کہا مین نے

دفینہ نہین پایا ہی کل یہ درم اپنی باپ کی گھر سے لیکر مین گیا تہا آج
بازار مین آیا ہون تملیخا سے نام اون کے باپ کا دریافت کیا جب
تملیخا نے بتایا تو اہل شہر مین سے کوی نہ سمجہا نہ پہچانا اور تملیخا کو دروغگو
سمجھی غلبہ وحشت سی تملیخا نے کہا کہ مجہی دقیانوس کی پاس لیچلو کہ وہ
میرے معاملہ سے آگاہ ہے تب لوگ ہنسنے لگے اور کہا کہ دقیانوس کو
تو مرے ہوے تین سو برس کا زمانہ ہوا تم ہمارے ساتھہ تمسخر کرتے
ہو تملیخا نے کہا کہ مین تمسخر نہین کرتا ہون کل ہمارے جماعت اوسکی
خوف سی بہاگ کر پہاڑ مین پوشیدہ ہوی ہے اور آج مجہے
واسطی خرید کرنے کی شہر مین بہیجا ہے مین اسکے سوا اور کچہہ نہین جانتا
ہون القصہ تملیخا کو بادشاہ کی پاس لے گئی اور صورت حال بیان
کی بادشاہ چند مقربان اور اشراف بلدہ کو اپنی ہمراہ لے کر غار
کی جانب چلا تملیخا غار کے اندر گئے اور اپنی ساتہیون کو صورت
حال سے خبر دی فورًا بادشاہ بہی پہونچا اور اوس تختی کو جو غار
کے دروازہ پر آویزان تہی پڑہا اور نام اون جوانون کے معلوم کئے
پہر مع اپنی ہمراہیون کے غار کے اندر گیا اور اون کو دیکہا بیکہ

چہرون پر تازگی اور رونق پائی اور پیراہن سفید اور اوجلی دیکھے متحیر
ہوکر اون پر سلام کیا اون جوانون نے جواب سلام دیا حق سبحانہ تعالیٰ
نے اس حال سے خبر دی ہے وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوْا اَنَّ
وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّاَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيْهَا یعنے جسطرح ہم نے
پیدا کیا اون کو مطلع کیا ہم نے تندروس پادشاہ اور اوسکی قوم کو
ان جوانون کے احوال پر تا کہ لوگ جانین کہ وعدہ اللہ کا نسبت بعث و
حشر کے راست اور درست ہی کیونکہ خواب و بیداری اصحاب کی مشابہت
تامہ موت اور بعث سے رکھتی ہے اور جانین کہ روز قیامت کے آنے
مین شک نہین ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے خبر دی اون کو جو لوگ
اوس زمانہ کے اِذْ يَتَنَازَعُوْنَ بَيْنَهُمْ اَمْرَهُمْ نزاع کرتے تھے باہم امر
دین مین یعنے بعض کہتے ہین کہ حشر ارواح ہوگا اجساد کی حشر نہوگا
اور بعض قائل تھے حشر جسد وروح کے پس اصحاب کہف کو مشاہدہ کرنے
سے اون پر ظاہر ہوگیا کہ روح وجسد باہم بروز حشر مبعوث ہون گی کیونکہ
جو خدا کی توفّی[1] نفس اصحاب کہف کر کے تین سو نو ۳۰۹ سال تک اون کے
بدنون کو تحلل اور تغیر سے محفوظ رکھا اور پھر اونکی بدنون مین ارواح

(۱) نگہبانی۔

پہونچادی وہ تمام مخلوق کی توقیہ نفوس پر اور امساک اجزاے ابدان پر
اور دوبارہ ارواح کے بھیجنے پر بہی قادر ہے۔

بیت

پیش قدرت کارہا دشوار نیست ✤ عجز را با قدرت حق کار نیست

منقول ہے کہ اصحاب کہف نے بادشاہ کو دعا خیر دی اور اپنی آرام گاہ مین جاکر
سوگئے اور روحین اونکی پہر قبض ہوگئین۔

تفسیر امام ثعلبی مین مذکور ہے کہ حضرت رسالت پناہ علیہ الصلوۃ والسلام
کو اصحاب کہف کی مشاہدہ کی آرزو ہوی جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ یارسول اللہ
آپ اون کو دنیا مین نہ دیکہینگے۔ القصہ جب ملک تندروس اور اوسکی قوم
نے اون حالات کو مشاہدہ کیا جنکا اوپر ذکر ہوچکا ہے فَقَالُوا ابْنُوا
عَلَيْهِم بُنْيَانًا پس کہا بنا کرو اونپر ایک دیوار کہ چشم مردم سے پوشیدہ
رہین رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِهِمْ پروردگار اونکا دانا تر ہے اون کے حال سے
بہ نسبت اون لوگون کے جو باہم منازعت کرتے تھے اون کی
باب مین۔ قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا
کہا اون لوگون نے جو غالب ہوے اپنے دین مین یعنے دو

جو قائل حشر اجساد کی تہی ہر آئینہ بنا کرین ہم اون پر ایک مسجد کہ بندگان
خدا اوسمین نماز پڑہا کرین سَیَقُولُونَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وہ
قریب ہی کہین یہود یا قوم یعقوبیہ نصاری ہین سے کہ وہ تین جوان تھے
اور چوتہا اونکا کتا تہا وَیَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ اور کہین
نسطوریہ کہ قوم ترساسی ہین کہ اصحاب کہف پانچ جوان تھے چھٹا اون کا
کتا تہا اور کہتی ہین وہ اس بات کو رَجْمًا بِالْغَيْبِ ڈھلتے ہین بات کو
انسکا کیطرف یعنی یہ بات ہی اون کی پندار کی بموجب یا اختراع کرکے
کہتی ہین وَیَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَّثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ اور کہین مسلمان باخبار
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ سات تھے اصحاب کہف اور آٹھوان اونکا
کلب تہا قُلْ رَّبِّي أَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ کہہ رب میرا بہتر جاننے والا ہے
اون کی تعداد کو یعنے اصحاف کہف کے تعداد کو کہ وہ کتنے ہین
مَا یَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ نہین جانتے ہین اون کو مگر آدمیون سے
تہوڑے یعنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب اون حضرت کے
علی مرتضی علیہ السلام سے منقول ہے کہ اصحاب کہف سات جوان تھے
نام اون کے یہہ تھے تملیخا ۔ مکسلمینا ۔ محسمنا ۔ مرنوش ۔ کیطوس

ساتے نیوش اور راعی کا نام جسنے راستہ سی ہمراہی اور رفاقت اونکی
اختیار کی تھی عرطونس تھا اور سگ اصحاب کا نام قطمیر تھا اسما
اصحاب کہف مین اختلاف ہی مگر جو نام یہان لکھی گئے ہین وہ زیادہ صحیح
روایت سے پائی گئی ہین جواہر تفسیر مین اہل تاویل کے اقوال کے
مطابق اور ہی کچھہ لکھا ہے یعنے ہفت اصحاب کہف سی مراد اقلیم
سبعہ اور کہف سی مراد خلوت گاہ اور کلب سی مراد نفس حیوانیہ
دقیانوس سی نفس امارہ مراد ہے فَلَا تُمَارِ فِيهِمْ اِلَّا مِرَاءً ظَاهِرًا
پس جدال نہ کر تو ای محمد اصحاب کہف کی شان مین اگر دونون اہل
کتاب جدال کرین مگر جدال ظاہر یعنے تعمق نہ کر جدال مین اور جو قرآن
مین ہے وہ پڑھکر اون کو سنا دے وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ
اَحَدًا اور فتوے نہ لو یعنے نہ پوچھو اون کے یعنی اصحاب کہف
کہ امر مین اون سے یعنی اہل کتاب سی کوی بات منقول ہے کہ جب
علماء یہود نے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصحاب
کہف کی امر مین سوالات کئی تو حضرت نی فرمایا کہ کل آو تو مین تم کو خبر
دونگا مگر حضرت نی کلمہ انشاء اللہ تعالی نہ فرمایا اوسپر پندرہ دن

یا کم و بیش وحی خدا نازل نہ ہوی قریش نے طعنہ و طنز شروع کیا
اور ملال دل اقدس پہ ظاہر ہونے لگا تو حق سبحانہ تعالی نے یہ آیت نازل
فرمائی وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَیْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ
رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ یعنی اور نہ کہہ تو کسی کام کیے نے کو جسکا کرنا تجھکو دوسرے
دن مقصود ہو بدون اسکی کہ اگر خدا چاہے یعنی ہر کام کرنے کے قصد
کی ساتھہ ہی کلمہ انشاء اللہ تعالی کہے اور یاد کر اپنے پروردگار کو جبکہ
اس استثنا مین بھول ہوی ہو وَقُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا
رَشَدًا اور کہہ شاید کہ ہدایت کرے مجھکو پروردگار اوس چیز سے
کہ نزدیک تر ہے اس سی یعنی شان اصحاب کہف سی کہ تم پوچھتے ہو
از راہ صواب کی وَلَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَازْدَادُوْا تِسْعًا
اور رہے وہ سب جوان مرد اوس غار مین جسمین کہ سوے تھی تین سو برس
اور نو برس زیادہ کتاب لباب مین منقول ہے کہ تین سو برس حساب
شمسی سی تہی اور حساب قمری سی نو برس زیادہ ہوتے ہین کیون کہ
ہر دو سنین کی سطابقت مین تقریبا گیارہ دن کا تفاوت ہوتا ہے
اور بتحقیق کہ تین سو سال شمسی تین سو نو سال دو مہینے اونیس دن قمری

کی برابر ہوتے ہین اور حدیث مین ہے کہ قوم ترسا نے کہا کہ ہم تین سو
سال جانتے ہین حق تعالی نے اپنے نبی سے فرمایا کہ قُلِ اللّٰہُ اَعْلَمُ بِمَا
لَبِثُوا لَہٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِہٖ وَاَسْمِعْ مَا لَھُمْ مِنْ دُوْنِہٖ
مِنْ وَلِیٍّ وَلَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِہٖ اَحَدًا یعنی کہہ اے محمد کہ خدا تعالے
دانا تر ہے اوس مدت سے جس مدت تک کہ وہ جوان رہے خدا ہی
جاننے والا ہے مخفیات آسمان و زمین کا کیونکہ وہ دیکھنے والا ہے
ہر چیز کا جو موجود ہے اور سننے والا ہے جو کچھ کہ کہا جاوے
نہین ہے اہل آسمان و زمین کے لئے سوا اللہ کے کوئی دوست
دوستون مین سے کہ متولی اون کے کامون کا ہو اور نہین
شریک کرتا ہے خدا اپنے حکم مین کسی ایک کو موجودات علوی
وسفلی مین سے وَاتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ کِتَابِ رَبِّکَ
لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا
اور پڑہ اوس کو جو وحی کیگئی ہے طرف تیرے کتاب
رب اپنی سے کہ وہ قرآن ہے کوئی تغییر کرنے والا نہین
ہے اون آیات کا جو اصحاب کہف کی شان مین نازل ہوئی ہین

اور نہ پاوے گا تو سوائے خدا کے کوئی پناہ دینے والا۔ یہ ہے
قصہ اصحاب کہف کا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ
الْھُدٰی۔

قصہ ساتوان اصحاب الرس کے احوال مین

اصحاب الرس کا ذکر قرآن شریف مین حق سبحانہ تعالے نے صرف
دو مقامون مین فرمایا ہے ایک تو پارہ نوزدہم سورۃ الفرقان مین۔
وعادًا وثمود واصحاب الرس الی آخرہٖ پھر پارہ بست و ششم
سورہ ق مین کذبت قبلھم قوم نوح واصحاب الرس الی آخرہٖ
منقول ہے کہ رس نام ایک نہر کا تھا جو یمن مین واقع تھی اوس کے
کنارہ پر بارہ دیہات تھے جنکے نام یہ تھے۔ آذر۔ دی۔ بہمن۔
اسفندار۔ فوردی۔ اردی بہشت۔ خورداد۔ تیر۔ امرداد۔ شہریور
مہر۔ آبان۔ یہ مواضع بقیہ قوم ثمود سے آباد تھے اسوجہ سے
وہ باشندے اصحاب الرس کہے گئے اوس قوم نے حق تعالیٰ کی ذات
اور صفات سے اور اوسکی وحدانیت سے انحراف کرکے درختہاے
صنوبر یا سروکی پرستش اختیار کی تھی اور کنارے کنارے نہر رس
کے سروکے درخت لگائے تھے ایک تو وہ دریا کے کنارے تھے ہی
اوسپر یہ قوم درختون کو ہر روز اسقدر پانی دیا کرتی تھی اور اسقدر

سینچا کرلی تہی کہ وہ ہمیشہ سرسبز وشاداب رہتی تھے اور فصل خزان کے
صدمہ دا اثر اون پر نہین پہونچتا تہا غرض کہ اون درختون کو اپنا خدا
اور اللہ یقین کرتے تھے اون درختون مین جو سب سی بڑا درخت تہا
اوسکا نام شاہ درخت رکھا تہا ہر درخت کی تہالی کو بہ تکلفات آراستہ
اور پیراستہ کیا تہا اور شاہ درخت کو جو سب سی بڑا اور بلند تہا زیادہ
مزین اور حسین کیا تہا یا رچہلے ریشمی مثل سنجاب اور قاقم اور دیبا کے
اوس درخت پر ڈالی تہی اور شبکو بہت روشنی تکلفات سی اوس کے
سامنی کیا کرتے اور اوس درخت کو اللہ اعظم یعنی بڑا خدا اپنا کہتے تھے
اور اوس کی آگے سجدہ کیا کرتے تھے اور بخضوع وخشوع نہایت عاجزی
اور خلوص کے ساتھہ اوسکی عبادت کرتے تھے اور اون کو یقین تہا
کہ یہ سب خدا خصوصًا شاہ درخت اونکا خالق اور رازق اور پورا
کرنے والا اون کی مراد ونکا اور حفاظت کرنے والا اونکا بلیات اور
آفات سی ہے اور ہر شئی پر قادر ہے اور سمیع وبصیر ہر شخص کے قول
وفعل کا ہے۔ العیاذ باللہ العلی العظیم ۵ سال مین ایک
دن مقرر کرکے اپنی اون خداؤن کی خوشنودی کے لئی یوم عید

یا عرس مقرر کیا تھا عرس کے دن زیادہ تکلفات اور سامان آرائش
و آراستگی عمل مین لاتے تھے اور مجمع کثیر ہوتا تھا عبادت بھی عرس
کے دن اور ایام سے زیادہ کرتے اور سجدے ساتھہ گریہ و زاری کے ان
خداؤن کی روبرو بجالاتے تھے ابلیس کہ ایسے لوگون کا ہمدم و مساعد اور
ایسے وقت کا متلاشی رہتا ہی درختون کے ڈالون کو اور شاخون کو خوب
ہلا ہلا کر اپنی بندون سے جبکہ اونکا مجمع سامنے درخت کی زیادہ ہوتا
ہوتا تھا خطاب کرکے آواز دیتا تھا کہ اے میرے پیارے بندو مین
تمہاری عبادت اور اطاعت سی بہت خوش اور تمسی غایت درجے
رضامند ہون تم کو چاہئے کہ اسیطرح میری عبادت اور فرمان بردا
مین مصروف رہو اور کسیکی ممانعت پر عمل کبھی نکرنا اور ہم سے منہہ
نہ پھیرنا نہین تو ہم سب خدا تم سے بیزار ہو جائین گے اور تم کو
مبتلائے عذاب کرینگے اس صدا سے وہ قوم اور بھی مسرور
ہوتی تھی اور اس شرک پر زیادہ راسخ اور مستقیم اور مستقل ہوتی تھی
اور یقین کرتی تھی کہ یہ کلام خدا ہی اور اعتقاد اون کا اون کے
خداؤنکی جانب زیادہ بڑہتا تھا اور اپنے خداؤن کو زیادہ عزیز سمجہنے

لگی تھی اس کفر اور شرک پر وہ قوم اسقدر مستغرق تھی کہ کسی
اور جانب اونکا خیال نہ جاتا تھا نہ خواب غفلت سے بیدار ہوتی
تحقیقت حال پر اطلاع پانے کی کوشش کرتی تھی اور ایک پیغمبر
نسل یہود بن یعقوب علیہ السلام ہوا اس قوم کی ہدایت اور تلقین
اور دعوت اسلام کرنے پر منجانب اللہ مبعوث ہوے تھے جب وہ نبی اس
قوم کو بدلائل عقلی و نقلی اس شرک سے اور اس فعل قبیح سے منع
اور نصیحت کرتے اور صفات حق سبحانہ تعالی بیان کر کے قہر و
نکال الہی سے ڈراتے تھے تو وہ قوم عمل کرتی تھی اور اون حضرت سے
بیزار اور کبیدہ ہوتی اور اون حضرت کو اپنے خداونکا عدو اور بدخواہ
جانتی تھی مگر وہ حضرت باز نہ آتے تھے تبلیغ رسالت سے اور تلقین
و تفہیم سے سکوت نہ فرماتے تھے مگر وہ قوم کسیطرح راہ اسلام
و ایمان پر نہ آتی تھی اوس قوم کو متنبہ کرنے کے لئے اور یہ
ثابت کرنے کے لئے حق سبحانہ تعالی نے جملہ درختہاے صنوبر کو خشک
کر دیا اوسپر بھی وہ قوم ہوشیار اور متنبہ نہ ہوئی بلکہ زیادہ تر اپنے
نبی کی عداوت پر کمر باندہی اور درختون کی خشکی اور خزان کا باعث

اپنی نبی کو قرار دیا اور ابلیس لی پہر اوس قوم کو ندا دی کہ یہ شخص یعنے جو
اپنی کو پیغمبر کہتا ہی اور ہماری یعنی تمہاری خدا اون کی بدی اور غیبت
جو لی تم سے بیان کرکے تمہارے دلون کو ہماری طرف سی منحرف کرنا
چاہتا ہی یہ ہمارا دشمن ہی اور اوس سی ہم کو تکلیف پہونچتی ہے پس اس سے
تم بہی عداوت کرو اور عوض لو تا کہ یہ سزا اپنی کردار کی پاوے آخر کار
اوس قوم بد نہاد نے اپنی پیغمبر کے آزار پر باتفاق کمر باندہی اور اونکو
قتل کیا بعض تفاسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد شہید کرنے کے
اوس قوم نے گوشت بہی اون حضرت کا کہا ڈالا بعض تفسیر دان میں
لکہا ہی کہ اپنی پیغمبر کو شہید کرکے نعش مبارک کو چاہ مین ڈالدیا پہر تقدیر
دریا ئے غضب الٰہی اوس قوم کے لئی جوش مین آیا اور مشیت الٰہی
مین گذر گیا کہ اوس قوم عاصی پر عذاب نازل کیا جاوے اور وہ
قوم کیفر اور پاداش شرک کو پہونچی اس لئے کہ اوس قوم پر خدا
کی جانب سی کما ینبغی حجت تمام ہو چکی تہی پہر ایک ابر سیاہ اوٹہا اور
اون کی سرون پر چہا گیا جب وہ سب جمع ہوئے تو صاعقہ و برق منصر
اوس قوم پر گری اور تمام قوم کو ہلاک اور نیست و نابود کر ڈالا العظمۃ

لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَہَّار اور وہ سب سواضعات بہی غرق ہوگئے
بعد تباہی اوس قوم اور مسکن اونکی کے اون سواضعات کے نام اہل فارس
نے اپنے مہینون کے لئے قرار دے کر ماہ ہاے الٰہی کہنے لگے اصحاب الرس
کا احوال تفسیر حسینی مین بطور اشارہ کے نہایت اختصار کے ساتھ لکہا ہے
مگر راقم نے اس قصہ کو کتاب بحار الانوار سے ترجمہ کر کے لکہا ہے

— وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۵ —

قصہ آٹھوان اصحاب موسی کے احوالمین

پارہ ۱۹ سورۃ الشعرا مین جناب احدیت نے فرمایا ہے قَالَ اَصْحَابُ
مُوسٰی اِنَّا لَمُدْرَکُوْنَ یعنی کہا یاران موسی نے ہر آئینہ ہم گرفتار ہوجانے
والے ہین یعنی لشکر فرعون ہم کو پالیگا اور ہم اوس کے ہاتھہ مین اجاوینگے
قَالَ کَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ کہا حضرت موسی علیہ السلام نے
حاشا کہ تم کو وہ پاوین بدرستیکہ میرے ساتھہ میرا پروردگار مددگار
لئے ہی قریب ہے کہ اس حالت تحیر اور اضطرار مین مجھے راہ بتاوے
اور طریق نجات ظاہر کرے منقول ہی کہ جب لشکر فرعون قریب بنی اسرائیل
کے پہونچا کہ اصحاب موسی اونہین دیکھ رہے تھے تو حق سبحانہ تعالی نے
درمیان فریقین کے اپنی قدرت سے ایک حجاب حائل کردیا کہ اوسکے سبب
سے ایک فریق دوسرے فریق کو نہ دیکھتا تھا فرعون نے اوسوقت
اپنی قوم کو حکم دیا کہ اگر ٹک آفتاب ذرا بلند ہوا اور بخارات
ارضی درمیان سے زائل ہولین تو ہم اون کے سرون پر پہونچ
جاوینگے راہ مخلصی تو اون پر مسدود ہو ہی چکی ہے یعنی آگے اونکے

دریا ہی اور عقب مین بیر لشکر ہی اب جاینگی کدہر اور بہا گینگی کہان
لیکن بنی اسرائیل نے اضطراب اسقدر کیا کہ حضرت موسی علیہ السلام
بکا کرنے لگے اور وحی نازل ہوی کہ ہم نے دریا کو تمہارے حکم مین اور
تمہارے تابع کردیا ہی اوسکی کنیت کے ساتھہ دریا سے تم خطاب کرکے
حکم کرد جیسا کہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے فَاَوْحَیْنَا اِلٰی مُوْسٰی
اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ یعنی پس ہم نے وحی کی موسی کیطرف کہ مار
اپنی عصا کو دریا پر حضرت موسیٰ لب دریا آئے اور عصا پانی پر مارا اور
کہا یا ابا خالد ہم کو راہ دے فَانْفَلَقَ فَکَانَ کُلُّ فِرْقٍ کَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ
پس شگافتہ ہوگیا دریا پس تہا پانی جدا جدا اسکل کوہ بزرگ کی اور فوراً
ہواے تند دریا پر چلنی لگی اور رستہ خشک ہوگیا ہر سبطی مرراہ
سی دریا مین آیا وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ اور جمع کردیا ہم نے اوس کے
بعد دوسرا اوس جگہہ پر کہ قوم فرعون سے مراد ہے جب فرعون
کنارہ دریاے قلزم پر پہونچا دریا کو شگافتہ پایا ارادہ کیا کہ سفہاے
قوم کو فریب دیوے کہا کہ اے قوم تم دیکہتے ہو کہ دریا میری ہیبت
سی شگافتہ ہوگیا ہامان نے اوسوقت فرعون سے بطور مشورہ کی کہا ای

فرعون توخوب جانتا ہی کہ یہ صورت دریا کی موسیٰ کی دعا سی واقع
ہوی ہے ہرگز تو دریا کے اندر نجا کہ ہلاک ہوگا فرعون نے ہامان کے
مشورہ کے مطابق ارادہ کیا کہ اپنی فرس کی باگ پھیرتی کہ جبرئیل علیہ السلام
مادہ اسپ پر سوار فرعون کی فرس کی آگی ہوکر دریا مین درآئے
فرعونکا گھوڑا مادہ اسپ کی بو پاکر بیتاب ہوا اور مادہ اسپ کی جانب
جست کرکے منہہ زوریان کرنے لگا اور بگڑنے لگا ہرچند فرعون نے
روکا اور باگ کو کھینچا مگر گھوڑا اوسکا نہ رک سکا یہانتک کہ فرعون کے
ہاتھہ سی گھوڑے کی باگ چہوٹ گئی گھوڑا دریا مین آپہونچا فرعون کے
پیچھی اوسکا تمام لشکر دریا مین اُتر آیا جب تمام لشکر فرعون کا دریا کے
اندر آگیا تو دریای قلزم کو حق تعالی کا حکم ہوا کہ بدستور مل جا اور حالت
اصلی پر آ چنانچہ یکبارگی دریا جوش و خروش کے ساتھہ امنڈ آیا اور
مجموع فرعونیان غرق ہوئے اور تمام بنی اسرائیل عبور کرکے کنارہ مقابل
پر سلامت پہونچی جیسا کہ حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہے وَاَنْجَیْنَا مُوْسٰی
وَمَنْ مَّعَهٗٓ اَجْمَعِیْنَ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ٥ یعنی نجات دیا ہم نے موسیٰ کو
اور اون کی ساتھیون کو اور غرق کیا ہم نے دوسرونکو دوسرے فرقہ یعنی مراد قوم فرعون

اور فرعون سے ہے اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَاٰیَةً یعنے بدرستیکہ نجات پانا موسی اور قوم موسی کا اور ہلاک ہونا فرعون اور قوم فرعون کا ہر آئینہ علامت روشن اور دلیل ہی ہویدا قدرت الہی پر وَمَا کَانَ اَکْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ اور نہ تھی اکثر قوم فرعون سے گرویدگان بہ اسلام یعنے تمام قبطیون مین صرف ایک شخص کہ جسکا نام حزقیل وملقب بہ مومن آل فرعون تھا اور کوی مسلمان نہ تھا بلکہ سب کافر تھے یہ شخص مصر سے حضرت موسی علیہ السلام کی ساتھہ ہی نکلا تھا وَاِنَّ رَبَّکَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ اور بہ تحقیق کہ رب تیرا غالب ہی اور مہربان اور عقوبت نہین کرتا ہے مگر بعد تمام کرنے حجت کی یہ ہے قصہ اصحاب موسی کا وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ٥

قصہ نوان احوال اصحاب السفینہ کے بیانمین

پارہ بستم سورہ عنکبوت مین حق سبحانہ تعالے نے
فرمایا ہے فَاَنْجَیْنَاہُ وَاَصْحَابَ السَّفِیْنَۃِ اس آیت کے
قبل ذکر حضرت نوح علیہ السلام پر اون کی امت کے
ظلم کرنے کا ہوا ہے اوسی ذکر سے یہہ آیۃ متعلق ہے جسکا
ترجمہ یہ ہے پس نجات دی ہم نے اوسکو یعنے نوح کو اور
یاران کشتی کو یعنے جو مومن نوح کے ساتھہ تھے اور جو
کچھہ کہ کشتی مین تہا وَجَعَلْنَاھَا آیَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ ۵ اور کردانا
ہم نے کشتی کو یا واقعہ نوح کو دلیل یا عبرت واسطے
مخلوق عالمیان کے تاکہ اس واقعہ سے استدلال کرین
اور نصیحت قبول کرین اوسقدر ذکر کے سوا جو اس مقام
پر راقم نے لکہا ہے اور کوی قصہ اصحاب السفینہ کا نہین
پایا گیا پس ذکر اصحاب السفینہ کا حق سبحانہ تعالے نے

بشمول نجات حضرت نوح علیہ السلام طوفان عظیم سے بطور
ضرب المثل کے ارشاد فرمایا ہے والسلام
علیٰ من اتبع الھدیٰ ○

قصہ دسوان اصحاب القریہ کے بیان مین

حق سبحانہ تعالی نے سورہ یٰسین مین فرمایا ہے (۱) وَاضْرِبْ لَهُمْ
مَثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ یعنے جبکہ آئے
اوس دیہہ مین رسول منقول ہے کہ حضرت عیسی علیہ السلام نے
قبل آسمان پر جانے کی یا شمعون الصفا نے کہ خلیفہ اون حضرت
کی تھے بعد حضرت عیسی کے دو حوارئین کو کہ نام اونکا یحیی اور تومان
تہا شہر انطاکیہ کی جانب بہیجا تاکہ خلق کو خدا یتعالی کیطرف دعوت
کرین یہ بزرگوار جب شہر کے نزدیک پہونچے تو دیکہا کہ ایک مرد
ضعیف گوسپند چراتا ہے اوس پیر اون رسولون نے سلام کیا
اوس پیر مرد نے اون سے پوچہا کہ تم کون ہو اون بزرگون نے
جواب دیا کہ ہم حضرت عیسی علیہ السلام کی بہیجے ہوے ہین خلق کو
گمراہی سے بچانے کے لئے اور راہ راست پر آنے کے لئے
ہدایت کرتے ہین مرد پیر نے کہا کہ تمہارے پاس دعوے پہ
دلیل ہے اون بزرگون نے کہا کہ ہان ہمارے پاس دلیل ہے

(۱) پارہ ۲۲ ع ۲۳

ہماری دعا سی بیمارون کو شفا ہوتی ہے۔ مبروص یعنے کوڑہی
اور اکمہ یعنی نابینا اپنی حالت صحت پر آتے ہین مرد پیر نے کہا کہ
برسون سی میرا ایک لڑکا بیمار ہے اور اکثر اطبا اور حکما علاج کر کے
عاجز ہو گئے ہین اگر تم اوس کے لئے دعا کرو اور وہ صحیح ہو جاوے
تو مین تمہارے خدا تعالی پر ایمان لاؤن یہ بزرگوار اوس پیر مرد کے
ساتھ اوس بیمار کے پاس آئے اور حق تعالے سے اوسکی صحت
کے لئے دعا کی درگاہ باری تعالی مین دعا اون بزرگون کی مستجاب ہوئی
اور وہ بیمار صحیح وسالم ہو گیا پیر مرد کو ایمان لایا نام اوسکا حبیب نجار
تہا اور اوسیکو صاحب نجار بہی کہتے ہین۔ القصہ خبر اون دونون
رسولون کی انطاکیہ مین مشہور ہوئی اور بہت بیمارون نے اون کی
دعا کی برکت سی شفا پائی اون بزرگوارون کی حال کی خبر بادشاہ
انطاکیہ تک پہونچی بادشاہ انطاکیہ بت پرست تہا مضمون دعوت
پر مطلع ہوا کہ وہ رسول بت پرستی کی ممانعت کرتے ہین تو اون
دونون رسولون کو محبس مین قید کیا معالم التنزیل مین لکہا ہے
کہ نام بادشاہ انطاکیہ کا نحبش رومی تہا اور وہ بت پرست تہا

جب ان رسولون کی قید کی اطلاع حضرت شمعون خلیفہ حضرت عیسی
کو پہونچی تو حضرت شمعون شہر انطاکیہ مین خود تشریف لائے اور
مقربان بادشاہ سی رسم آشنائی پیدا کی اور اتحاد بہم پہونچایا اور ان
ذریعہ سی بادشاہ تک پہونچے اور اپنی دانش اور حکمت سی مقرب
بادشاہ ہوئے جیسا کہ حق سبحانہ تعالی نے اس قصہ کی خبر دی ہے
اِذْ اَرْسَلْنَا اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا إِنَّا اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ
جبکہ بہیجا ہم نے جانب انطاکیہ کے دو رسولون کو یعنے جنکو حضرت عیسیٰ
یا حضرت شمعون نے بہیجا تہا پس تکذیب کی اہل شہر نے اون دونون
رسولون کی پس غالب کیا ہم نے اور قوت دی ہم نے اون دونون
کو ساتھہ تیسرے رسول کے کہ بقول صحیح وہ حضرت شمعون الصفا تھے
پس کہا اون رسولون نے اہل انطاکیہ سے کہ ہم تمہاری طرف رسول
ہین عیسیٰ کی طرف سی قَالُوا مَا اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ
شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ کہا اہل شہر نے نہین ہو تم مگر بشر مثل ہمارے
اور نہین بہیجا کچھہ تمکو حق تعالے نے ساتھہ وحی رسالت کے نہین ہو تم
مگر دروغ گو دعوے رسالت مین قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّا اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ○ کہا رسولون نے کہ پروردگار ہمارا
جانتا ہے کہ ہم تمہاری طرف البتہ بھیجے گئے ہین اور نہین ہے ہمارے
ذمہ کچھہ مگر ہدایت کو پہونچانا علانیہ اور ہم اپنا کام بجا لائے یعنے پیغام
پہونچایا اگر تم قبول دعوت نہین کرتے تو مبتلاے غداب ہوگے
قَالُوْا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ○
کہا اہل شہر نے رسولون سے تمہارے آنے سے ہم نے شگون بد لیا ہے
یعنے جبسے ان سے تم اس شہر مین آئے ہو پانی نہین برسا ہے اور ہماری
زراعت خشک ہوگئی ہے اگر تم اپنے دعوے سے باز نہ آوگے ہرآئینہ ہم
تم کو سنگسار کرینگے اور ہرآئینہ پہونچیگا تم کو ہماری طرف سے غداب دردناک
قَالُوْا طَائِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ کہا رسول
نے اہل شہر سے کہ فال بد تمہاری تمہارے ساتھہ ہے یعنے بسبب شامت
اعمال اور عقائد باطلہ تمہاری کے ہے۔ منقول ہے کہ حضرت شمعون بادشاہ
کے ساتھہ بتخانہ مین جاتے تھے اور حق تعالی کو سجدہ کرتے تھے اور
لوگ یہ سمجھتے کہ بتون کی پرستش کرتے ہین بادشاہ حضرت شمعون پر
نہایت اعتماد کرتا تھا اور بغیر ان کے مشورہ کے کوئی کام نہ کرتا تھا

ایک دن حضرت شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ مین نے
سنا ہی کہ تو نے دو غریب شخصون کو قید کیا ہی آخر سبب اون کے
قید کرنے کا کیا ہی بادشاہ نے کہا کہ وہ یہ دعوے کرتے ہین کہ سوا
تمہارے بت کے خدا یتعالی اور ہی حضرت شمعون نے تعجب سے بادشاہ کیطرف
مخاطب ہوکر کہا کہ اون دونون کو زندان سے طلب کر تا کہ اون کے
سمجہ بوجہ مین اونکی عجیب وغریب تقریر کو اپنی کان سے سنون چنانچہ
بادشاہ نے حکم دیا وہ دونون رسول روبرو حاضر کئے گئے تھے اور
وہ یحیی اور تومان تہے جب اُن دونون بزرگون نے بادشاہ کے
پاس شمعون کو دیکہا تو نہایت مسرور اور دلیر ہوئے شمعون نے
اون سے پوچہا کہ تم کسکی پرستش کرتے ہو یحیی اور تومان نے کہا کہ ہم
خالق زمین وآسمان کے پرستش کرتے ہین شمعون نے کہا کہ تمہارے
خدایتعالی کو کیا قدرت ہی یحیی اور تومان نے کہا کہ ہمارے خدا کو یہ
قدرت ہی کہ نابینا کو بینا کردیتا ہی حضرت شمعون نے بادشاہ سے
کہا کہ یہ بہت سہل امر ہے دو چار اندہون کو بلوائے کہ اون کو یہ بینا
کردین چنانچہ فوراً اندہی حاضر کیے گیے اون بزرگوارون نے دعا کی اور فوراً

وہ بینا ہوئے شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ہم بھی اپنے خداوندون سے
دعا کرین اور وہ بھی اسیطرح اندہون کو بینا کردین بادشاہ نے شمعون
سے آہستہ کہا کہ ای شمعون تم خوب جانتے ہو کہ ہمارے خدا نہ دیکھہ سکتے
ہین نہ سن سکتے ہین نہ کسی چیز پر قدرت رکھتے ہین شمعون نے ان
بزرگون سے مخاطب ہو کر کہا کہ تمہارا خدا اور کیا قدرت رکھتا ہے ان
بزرگوار ون نے کہا کہ مردے کو زندہ کرتا ہے شمعون نے کہا کہ اگر تمہارا
خدا یتعالی ایسا کرے تو ہم سب لوگ اوسپر ایمان لے آوین - چنانچہ
ان بزرگون سے کہا گیا کہ دختر بادشاہ کو مرے ہوے مدت گذری ہے
اوسکو زندہ کرو ان بزرگون نے دعا کی وہ دعا بھی درگاہ بارے تعالے
مین قبول ہوئی اور وہ لڑکی زندہ ہوئی - بادشاہ مع اپنی قوم کے
ایمان لایا - دوسرے گروہ نے قصد کیا کہ مومنین کو اور پیغمبرون کو آزار پہونچاوین
یہ خبر حبیب نجار کو پہونچی کہ کفار مومنین اور پیغمبرون کو ایذا پہونچانیکا
قصد رکھتے ہین تو حبیب نجار اپنے مقام سے شہر انطاکیہ مین آیا جیسا کہ
حق تعالی نے فرمایا ہے وَجَاءَ مِنْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ
يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۵

اور آیا آخر شہر یعنی دور سی ایک مرد کہ ڈوڑتا تہا واسطی اظہار حق کی
کہ وہان تک پہونچا اور کہا ای گروہ میری پیروی کرو رسولون کی پیروی
کرو اون لوگون کی جو تم سے اجرت نہین چاہتی تبلیغ رسالت کے
لئی اور یہ راہ پانے والے ہین نیکی کے ساتھ دونون جہان مین
یہ تہا قصہ اصحاب القریہ کا جو مذکور ہوا۔ والسلام علی من اتبع

الهدیٰ ۵

قصہ گیارہوان اصحاب الاخدود کی احوال مین

حق سبحانہ تعالی نے سورۃ البروج[1] مین فرمایا ہے قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ
یعنی ہلاک کیے گئے صاحب گڑہون کی یہ لوگ بت پرست تھی اور بادشاہ
ذو نواس یمنی کی مصاحب تھی اوس بادشاہ کی زمانہ مین ایک
ساحر کاہن شعبدہ باز تہا اور بادشاہ کے ملک کا مدار اوسی پر تہا
جب وہ ساحر زیادہ بوڑہا اور ضعیف ہوگیا بادشاہ سی کہا کہ مین اب بہت
ضعیف ہوگیا ہون اور اعضا مین طاقت باقی نہین رہی صلاح وقت
یہ ہی کہ کسی ایک عاقل نوجوان کو میرے سپرد کرے تاکہ جو کچھ مجھے معلوم ہے
مین اوسکو تعلیم کرون تاکہ بعد میرے وہ میرا خلیفہ ہو اور ملک کا انتظام
کرسکے بادشاہ نے کلام اوسکا پسند کیا اور موافق اوسکی مدعا کے
ایک لڑکی کو تجویز کرکے ساحر کے سپرد کیا ساحر مذکور اوس نوجوان
کی تعلیم مین مصروف ہوا ایک دن کسی راہب کی دیر مین جانکلا اوسکی
حال سی اطلاع پاکر طریق رہبانیت پسند کیا اور دین راہب اختیار
کرکے خدا پرست ہوا اور ہر روز اسی بہانے سے کہ ساحر کے پاس

(۱) پارہ ۳۰

تعلیم کے لئے جاتا ہون راہب کے پاس جایا کرتا تہا راہب اوس نوجوان پر نہایت درجہ التفات کرتا تہا اور مسائل دین و مسائل معرفت ذات الہی اوسکو ہر روز سکہایا کرتا تہا یہانتک کہ یہ مرد عامل کامل اور مستجاب الدعوات ہوا قضارا ایک دن یہ نوجوان راہب کے مکان سے اپنے مکان کو جاتا تہا راہ مین دیکہا کہ ایک اژدہا باشندگان شہر کو قصد ایذارسانی کا کرتا ہی اور راہ ہر طرف سی بند ہی اور لوگ پریشان و حیران ہو رہی ہین جب یہ جوان آگے آیا اور اسم اعظم حق سبحانہ تعالی کا پڑہکر اوس اژدہی کے پیٹہہ پر ہاتہہ رکہا اور کہا کہ تو اوس راہ کو چہوڑ دے اور اپنے مسکن کو چلا جا اژدہا چلا گیا یہ خبر شہر مین مشہور ہوئی ایک مرتبہ شہر مین ایک شیر آنکلا لوگ پراگندہ اور پریشان ہوئے جوان شیر کے پاس گیا اور شیر کے کان مین کوئی بات کہی وہ شیر بہی راہ سی چلا گیا اس واقعہ کی خبر بہی مشہور ہوئی اور ارباب حاجات جوان کیطرف گرویدہ ہوئے اوس جوان کی دعا کی برکت سے ہر شخص کی مراد حاصل ہوتی تہی ایک شخص جو مقرب بادشاہ تہا اور نابینا ہو گیا تہا اوس جوان کے پاس آیا اور استدعا دعا کی

صحت کی لیئے کی جوان نے کہا کہ اگر تو دین میرا اختیار کر یعنے وحدانیت
حق تعالی کا اقرار زبان اور دل سی کر اور میرے راز کو پوشید کرنے
کا عہد کر تو مین تیری آنکھون کو روشن کر دون اوس شخص نے قبول
کیا اور کلمہ شہادت پڑہا جوان نے درگاہ بار تعالی مین دعا کی کہ وہ شخص
صحیح ہو گیا اور آنکھون مین اوسکی روشنی آگئی ایک روز وہ مقرب
بادشاہ ذو نواس کی پاس حاضر ہوا بادشاہ نے تعجب سی پوچہا کہ
تیری آنکھین کیونکر روشن ہوئین اوس نے کہا خدا نے مجھے
صحت بخشی بادشاہ نے کہا تیرا خدا کون ہے اوس نے کہا اللّٰہ الذی
لا الٰہ الا ھو یعنی اللہ وہ اللہ کہ نہین ہے کوئی اللہ سواے اوسکے
بادشاہ نے بطریق حیلہ اوس سی پوچہا کہ یہ تو نے کس سی سیکہا ہے
بیان کر تا کہ مین بہی اوس سی رجوع کرون یہ شخص بادشاہ کو راغب
اسلام سمجہہ کر بہت خوش ہوا اور مفصل قصہ اوس جوان کا بادشاہ سے
بیان کیا بادشاہ نے اوس جوان کو روبرو طلب کیا اور جوان کے
عقیدہ سی واقف ہو کر بیزار ہوا اور نہایت درجہ سرزنش اور تہدید
کی کہ اپنے دین سی باز آ اور بت پرستی اختیار کر جوان اپنے دین اور

عقیدہ سی منحرف نہوا بادشاہ نے حکم دیا کہ اس جوان کو دریا مین غرق
کردو لوگ اوس جوان کو دریا مین غرق کرنیکو لیگئی جوان نے درگاہ باریتعالے مین دعا کی جو لوگ
اوسکو لیگئی تہی وہ غرق ہوگئے اور جوان سلامت پھر آیا جب بادشاہ کو یہ خبر
پہونچی تو بادشاہ نے ایک جمعیت کو مامور کیا کہ اس جوان کو پہاڑ پر لیجاؤ
اور وہان سی اوسکو نیچے گرادو اوس جوان کو لوگ پہاڑ پر لے گئے تو
جوان نے پھر دعا کی اور وہ لوگ جو جوان کو گرانے کے لئے لے گئے تھے
وہ سب گر پڑے اور جوان محفوظ اور سلامت رہا پھر بادشاہ نے ایک
گروہ کو حکم دیا کہ اس جوان کو آگ مین جلادو آگ مین جلانے سے
بہی اوس جوان پر اثر نہ ہوا پھر جوان کو دار پر کھینچا پھر تیر مارے مگر
جوان کو اوسکی دعا کی برکت سی کچھہ ضرر نہ پہونچا جوان نے بادشاہ
سی کہا کہ ای بادشاہ اتنا کچھہ تو قدرت خدا کا مشاہدہ کرتا ہے اور پھر رجوع
اوس خدا تعالی کیطرف نہین کرتا ہے جو مجھے ایسی ایسی آفات سے
بچاتا ہی بادشاہ نے بمزید عناد اسلام سی انحراف کرکے کہا کہ مین تجھے
بے قتل کئے نہ چھوڑونگا جوان نے کہا کہ ای بادشاہ اگر تیری مراد یہ ہی
ہی تو تیر کو کمان مین رکھکر بسم اللہ کہکر میری طرف پھینک تاکہ وہ تیر

مجھپر اثر کرے بادشاہ نے ایسا ہی کیا اوس جوان نے بادشاہ ظالم
کی تیر سی شہادت پائی جسقدر لوگ اوس مقام پر جمع تھے اونھون نے
بالاجتماع یکبارگی نعرہ کیا کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ یعنے ایمان لاتے ہم
اس غلام کے خدا کے ساتھہ یہ ماجرا دیکھہ کر بادشاہ کا غضب اور زیادہ ہوا
اور حکم دیا کہ جابجا خندقین کھودی جاوین اور ہر خندق کے کنارہ
پر ہر شخص کو لیجا کر اوسکو پوچھو کہ تو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے یا بت
پرستی کیطرف جو شخص خدا کیطرف رجوع کرنا بیان کرے اوسے آگ
مین ڈالدو چنانچہ خندقین کھودی گئین اور اوسمین بہت کثرت شدت
سے آگ جلائی گئی اور توابعین بادشاہ ظالم ہر شخص کو جسنے اسلام اختیار
کیا تھا کنارے خندق کے لاکر پوچھتے تھے کہ تو خداپرست ہے وہ اقرار
کرتا تھا پس اوسے آگ مین جلادیتے تھے۔ منقول ہے کہ ایک عورت مسلمہ کو
جسکی گود مین چھوٹا بچا تھا اوسکو بھی خندق کے کنارے لائے اور
اور پوچھا اوس نے کہا کہ ہان مین خداپرست ہون اوسکو ارادہ گرانیکا
کیا اوسوقت اوس عورت نے بچے کی محبت سے آگ مین گرائی جانیسے خوف کیا
اور ارادہ مراجعت کا کیا حکم خدا سے اوس بے زبان بچے نے اپنی مان سے خطاب

کرکے کہا کہ تو کچھہ خوف نہ کر اور میرا مرگز خیال نہ کر اور اسس آگ مین
کو دپڑ چنانچہ وہ عورت معہ اوس طفل کی آگ مین کود پڑی حدیث
مین وارد ہوا ہی کہ سو سنہ ذ انپڑ کو آگ مین اسی شوق سے گرایا جیسے
کوی نیند کی غلبے مین اپنی بچھونے پر گرے ۔ حدیث مین منقول ہی کہ ابتداے
آفرینش سی تین لڑکون ای خلاف عادت حکم خدا سی بچپنے مین کلام کیا ایک
یہ لڑکا جسکا بیان ہوا ہی دوسرا وہ لڑکا جسنے حضرت یوسف علیہ السلام کے حق
مین گواہی دی تھی تیسرے حضرت عیسیٰ حق سبحانہ تعالیٰ نسبت اون ظالمونکی فرماتا ہے
اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ یعنی صاحبان خندقہا و آتش ایندہ
ہیزم یعنی وہ آتش جو لکڑیسی سلگائی گئی اِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُوْدٌ وَّهُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ
جب وہ لوگ آگ کی کنارے بٹھائے گئے تھے اور بادشاہ اور اصحاب اوسکی جو کچھہ کرتے تہین
بِالْمُؤْمِنِيْنَ شُهُوْدٌ ساتھہ مومنین کے حاضر تہے اور مشاہدہ کرنے والے تھے
وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّا اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ اور انکار نکیا اصحاب
اخدود نے مومنین کی جانب سے کسی چیز کے لیے مگر یہ کہ ایمان لاے ساتھہ خداے غالب
ذکر وہ ستودہ ہی الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وہ خداوند کہ اوسکی
لیے بادشاہی ساتون اور زمین کی ہی وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ اور خدا تمام چیز پر گواہ ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ تحقیق کہ جن لوگون نے فتنہ مین ڈالا ایمان لانیوالے مردون اور ایمان لانے والی عورتونکو یعنی اونپر عذاب کیا آگ مین جلانیسے اور توبہ نکی کفر سے پس اونکے واسطے عذاب دوزخ ہے اور اونکے واسطے عذاب سوزان ہے منقول ہے کہ وہی آگ جو اصحاب خدود نے خندقون جلائی تھی شعلہ ور ہوکر نہایت بلند ہوئی اور اسقدر پہیلی کہ چالیس درعہ تک احاطہ اون کفار پر کرکر سبکو یک بیک جلاڈالا اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ سوا ہے اون لوگون کے جو ایمان لائے تھے اونکے واسطے باغات ہین جنکے نیچے نہرین جاری ہین ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ۵ یہ ہے رستگاری بڑی اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ بدرستیکہ گرفت پروردگار تیرے کی مر آئینہ سخت ہے اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ بدرستیکہ خدا آشکارا کرتا ہے اپنی گرفت کو کافرون پر دنیا مین اور اوسیکو پہیرتا ہے اون پر آخرت کے لئے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اور وہی بخشنے والا دوستدار خداوند عرش بزرگ کرنے والا ہے جو وہ چاہے یہ تہا قصہ اصحاب الاخدود کا جو مذکور ہوا۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۵

قصہ بارہوان اصحاب الفیل کے بیان مین

تفسیر حسینی مین ودیگر کتب معتبرہ کے حوالہ پر لکھا ہی کہ ابرہہ صباح والی
یمن قبیلہ نجاشی سی تہا ایام حج مین اوس نی دیکہا کہ اطراف وجوانب سے
لوگ متوجہ شہر مکہ ہوتی ہین اور معلوم کیا کہ مقصد اون لوگون کا طواف
وزیارت خانہ کعبہ ہی پس عرق نخوت اور غرور اوسکی حرکت مین آئی
اور ارادہ کیا کہ خانہ کعبہ کی مقابلہ مین ایک گہر وہ بہی بنا دے اور حجاج
کو خانہ کعبہ کی عقیدہ سی منحرف کرکے اوس مکان کی طرف رجوع اور متوجہ
کرے پس صنعان مین پتہر سے ایک کلیسا بنایا اور اوسکا نام قلیس
رکہا اور اوسکی در و دیوار کو زر وجواہر سی مرصع اور مزین کیا اور ولایت
یمن مین کہ وہانکا وہ حاکم تہا قبائل اور احشام کو راغب بطواف مکان
مذکور کیا یہ صورت اگرچہ قریش کو شاق معلوم ہوی مگر بجز صبر کرنیکی چارہ
نہ تہا بنی کنانہ سی ایک شخص نی خدمت مکان قلیس کی اختیار کرکی رتبہ مجاورت
کا پایا اور ایک شب اوس مکان نو احداث کو غلیظ وقاذورات سی نجس کرکے
بہاگ گیا یہ خبر ہر طرف منتشر ہوی لوگون کی عقیدے اور طبائع اوس مکان

سے متنفر ہو گئے ابرہہ نے اس حال سے مطلع ہو کر لشکر جمع کیا اور جمعیت ہاتھیوں
کی بہم پہنچا کر بقصد تخریب حرم محترم متوجہ طرف کعبہ معظمہ کے ہوا اور ایک ہاتھی کو نہایت
درجہ قوی ہیکل اور زبردست اور بلند و بالا تھا اور نام اوسکا محمود تھا آگے کیا جو ایسے مکہ معظمہ مین
جب پہونچا تو قریش کے مویشی کو لوٹنا اور غارت کرنا شروع کیا اور اور وضیع و شریف
مکہ پہاڑون پر جاکر متحصن ہوئے ابرہہ نے علی الصباح لشکر کو مرتب کیا اور ہاتھیوں کو
ہمراہ لیکر شہر مکہ مین داخل ہونیکا ارادہ کیا اور اوس ہاتھی کو جسکا نام محمود تھا
سب سے آگے کیا شہر مکہ کی دیوار کے قریب پہونچکر محمود ہاتھی سنہہ پھیر کر بھاگا ہر چند
فیلبانوں نے کوشش کی کہ شہر کیطرف رخ کرے مگر ممکن نہ ہوا اور محمود بھاگ کر
بیچ لشکر مین آکر ٹھہرا محمود کو دیکھکر اور سب ہاتھی بھی بگڑے اور آگے نہ بڑھے
ابرہہ اس حال سے عاجز ہو گیا جماعت قریش نے پہاڑ پر سے دیکھا کہ سرگذشت کیا ہے ناگاہ
دیکھا کہ کنارہ دریا کی جانب سے جھنڈ کے جھنڈ سیاہ چڑیون کے اڑتے ہوئے آئے اور لشکر
ابرہہ کے اوپر چھا گئے اور پتھر جو اونکی منقارون اور پنجون مین تھے اوپر سے لشکر ابرہہ
پر گرانے لگے ایک لمحہ مین تمام قوم ابرہہ ہلاک و نابود ہو گئی جیسا کہ حق سبحانہ تعالے
نے فرمایا ہے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ آیا نہین دیکھا تو نے کہ کیونکر
کیا پروردگار تیرے نے ساتھ صاحبان فیل یعنی ابرہہ اور لشکر اوس کے کہ

الم يجعل كيدهم في تضليل وارسل عليهم طيرا ابابيل ترميهم بحجارة من سجيل فجعلهم
كعصف مأكول ۔ آیا نہین ڈالا اللہ اونکی کو تباہی مین اور بہیجا اوپر اون کے
جانورون کو گروہ گروہ کر ڈالتے تھے وہ سنگریزے مٹی کی جو پتھر ہو گئے
تھے پس کیا خدا نے اون کو یعنی اصحاب فیل کو اون سنگریزون سی مثل برگ کاہ کے جو کہائی
ہوئی ہو یعنی پایمال اور مستاصل کیا اونکو منقول ہے کہ ہر جانور تین تین سنگریزے لئی تہا ایک
منقار مین ایک ایک دونون پنجون مین جب وہ جانور سنگریزے کافرونپر گراتے تہی تو
اوس سی وہ ہلاک ہو جاتے تہی آخر ابرہہ ہزیمت پاکر نجاشی بادشاہ کی پاس گئے اور حال
ہلاکت و ہزیمت کا بیان کیا نجاشی بادشاہ نے اس سانحہ کو سنکر نہایت تعجب کیا
کہ چھوٹے سنگریزون سی کیونکر ساری لشکر کی ہلاکت ہوئی اتفاقاً ایک شخص ابرہہ مین
مجلس نجاشی مین اوسوقت حاضر تہا اور ایک جانور سنگریزہ لئی ہوی اوس
شخص کے سرپہ اڑ رہا تہا اور اوسکو گھیرے ہوئے مکہ سی حبشہ تک آیا تہا یکایک اوس شخص
ابرہہ کی نظر فوراً اوس جانور پر پڑی جو اوسکی سرپہ موجود تہا اوس نے فوراً بادشاہ
کو متوجہ کر کے کہا کہ ان جانورون مین سے ایک جانور یہ ہی جو میرے سرپہ موجود اور
مسلط ہے اسی تلک ساتھ ہی یعنی اوسی لحظہ اوس مرغ نے ایک سنگریزہ جو منقار مین لئی
تہا اوسکی سرپہ چھوڑا اور وہ شخص فوراً نجاشی کی سامنے ہلاک ہوا اس حال کو سنا

کہ فرونجاشی کی دلپر نہایت اثر عبرت کا ہوا بیت نوشت خامہ تقدیر بر جریدہ
دہر خطی کہ فاعتبروا منہ یا اولی الابصار یہ تنہا قصہ اصحاب فیل کا
قرآن شریف مین اکثر مقامات پر لفظ اصحاب کا مثل اصحاب السعیہ و اصحاب الجحیم
واصحاب النار واصحاب الصراط اور اصحاب المیمنہ و اصحاب المشامہ و اصحاب الجنۃ
واصحاب الیمین و اصحاب الشمال کی آیا ہی مگر کوی قصہ خاص اونکی لئے کسی تفسیر مین
نہین ہے اسوجہ سی اونکو نہین لکھا ہی ان مقامات پر مضاف و
مضاف الیہ یا صفت موصوف کی طور پر حق سبحانہ تعالیٰ نی فرمایا ہی فقط
والسلام علی من اتبع الھدیٰ

تمت

کتبہ بندہ ان میرزا علیجان کاتب متقدین کن پریس فنا گرد نواب علی صاحب

غلط نامہ کتاب تحفۃ للجناب فی فضل الاصحاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۵	ثواب عقاب	ثواب و عقاب
۲	۲	بے پردہ	بی پردہ
۳	۷	اتباع شریف	اتباع شرع شریف
۳	۱۵	مدارک الزیل	مدارک التنزیل۔
۱	۳	اسلمہم	و اسلمہم
۳	۹	دریا کی متعدد قریب	دریا کے قریب متعدد
۵	۱	کہا جب کہ	جب کہ
۵	۳	اونکو نصیحت	اونکو جو نصیحت
۶	۸	ایکہ	ابلہ
۱۷	۶	کے صبح	کے کر صبح
۲۱	۱۵	جوشش	جوش شادی
۲۳	۸	مَنّ	مِمَّن
۲۳	۸	کذَبا	کذّابا
۲۴	۱	ٹھہرجاو	ٹھہر جاؤ
۲۴	۴	یادین	یاو دین۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶	۱۳	خنا پر	غار پر
۲۷	۲	توکیبت	یوکیبت
۲۷	۲	غیر سے	غیر سے ہی
۳۱	۹	واسطے خرید	واسطے طعام خرید
۳۲	۱۴	جو خدا کی	جس طرح خدا نے
۳۳	۸	ببرئیل	جبرئیل
۳۳	۱۴	لَنَتَخَذَنَّ	لَنَتَّخِذَنَّ
۳۴	۸	مِنهم	مِنْهُم
۴۵	۶	مددگاری	مددگاری کے
۴۶	۱۲	دوسر سر	دوسرے دن کو
۵۳	۱۴	بہیجاے	بہیجا ہے
۵۴	۱۰	طَائِر	طَایِرُ
۵۴	۱۰	تَرانِ	آیِنْ
۵۴	۱۰	مَسرِفُونَ	مُسْرِفُونَ
۵۵	۲	دو غربیب	دو غریب
۵۵	۷	گئے تھے	گئے
۵۷	۲	یہانتک	یہانتک کہ
۵۸	۴	دورنواس	دو نواس
۵۹	۱۰	ایک شہر	ایک شیر
۵۹	۴	بار تعالے	باری تعالے
۶۲	۸	کثرت بشدت	کثرت و شدت
۶۲	۱۲	لائے اور	لائے
۶۳	۳	اسی شوق	ایسے شوق
۶۶	۱۵	اوس کے	اوسکے کے
۶۷	۳	گرہ کہ	گردہ کہ
۶۷	۱۵	مشاہ	مشاہدہ
۶۸	۳	اصحاب السعیہ	اصحاب السعیر
۶۸	۴	اصحاب الصراط	اصحاب الصراط